انا مدینۃ العلم و علی بابھا

سلسلۂ نصاب تعلیم تنظیم المکاتب

امامیہ
اُردو ریڈر

درجہ

شائع کردہ

تنظیم المکاتب گولہ گنج لکھنؤ

یہ کتاب برقی شکل میں نشرہوئی ہے اور شبکہ الامامین الحسنین (علیہما السلام) کے گروہ علمی کی نگرانی میں تنظیم ہوئی ہے

امامیہ اُردو ریڈر

درجہ چہارم

تنظیم المکاتب

ہدایت

۱۔مدرسین کا فرض ہے کہ پڑھنے میں روانی پیدا کرانے کے ساتھ تلفظ کی درستگی کا خاص خیال رکھیں۔

۲۔ الفاظ کے معنی کہوا کر یاد کرائیں۔

۳۔ سبق کے بعد کے مشقی سوالات ضرور حل کرائیں۔

٤۴۔ جا بجا قواند سمجھا کر ان کی مشق کرائی جائے۔

۵۵۔ اردو پڑھانے کے ساتھ اِملا ضرور لکھوایا جائے۔

اور

جو شخطی پر خاص نظر رکھی جائے۔

ناشر

پہلا سبق

مُناجات

دنیا کا انقلاب بڑا تیز گام ہے
اب صاحبان ورع کا جینا حرام ہے
لوگوں میں اب ذرا بھی مروت کی خو نہیں
انسانیت کا جیسے لوگوں میں لہو نہیں
جس کو بھی دیکھئے وہ تلا ہے فساد پر
چلتا نہیں ہے کوئی رہ اتحاد پر
پھر حکمراں زمانے میں ہیں ظلم و کد کے بت
بیٹھے ہیں دل کے کعبہ میں بغض و حسد کے بت
دل تو بنا ہے صرف تیری یاد کے لئے
بس تیری بارگاہ ہے فریاد کے لئے
پر کس کو شوق اب ہے ترے ذکر خیر کا
صد حیف تیرے گھر پہ تسلط ہے غیر کا
فرزند ارجمند رسول زمین کو بھیج
پھر وقت آگیا ہے کسی بت شکن کو بھیج

ان الفاظ کے معنی بتاؤ:-

مناجات ۔ القاب ۔ لہو ۔ فساد ۔ تیزگام ۔ صاحبان ورع ۔ استحاد ۔ راہ ۔ حسد ۔ تسلط ۔ کد ۔ ارجمند ۔ فرزند ۔ رسول زمین ۔ بت شکن ۔ چدحیف ۔

دوسرا سبق

ہمارے نبی کی تعلیم

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم نے ہمیں بتایا ہے کہ:

ہم اللہؐ کو ایک مانیں اور کسی کو اس کا شریک نہ بنائیں۔

ہم اللہؑ کے ہر حکم کے سامنے سر جھکائیں اور اس کی پوری پابندی کریں۔

ہم سچّے دل سے اللہؑ کو یاد کریں اور اس کی عبادت سے غافل نہ ہوں۔

ہم اپنے ماں باپ اور اپنے بڑوں کا پورا ادب کریں اور ہمیشہ ان کی خدمت کرتے رہیں۔

ہم سچ بولیں اور سچ بولنے میں کسی سے نہ ڈریں۔

ہم ہمیشہ دوسروں کی مدد اور خدمت کو اپنا فرض تصور کریں۔

ہم ہر وقت پاک و صاف اور ستھرے نظر آئیں۔

ہم جب کسی سے ملیں تو اسے سلام کریں اور مسکرا کے باتیں کریں۔

ہم صبح اٹھ کر کلمہ پڑھیں، سجدہ شکر کریں۔ درود بھیجیں، مسواک کریں منھ ہاتھ دھو کر خشک کریں وضو کریں، نماز پڑھیں، بالوں میں کنگھی کریں اور بڑوں کو سلام کریں۔

ہم چوری اور غیبت سے ہمیشہ پرہیز کریں۔

ہم آپس میں میل جول قائم رکھیں اور کبھی جھگڑا نہ کریں۔

ہم ہمیشہ اللہؐ کی راہ میں غریبوں کو خیرات دیتے رہیں۔

ہم جی لگا کر پڑھیں اور خوب علم حاصل کریں۔

ہم اپنی صحت کا پورا خیال رکھیں۔

ہم ادب اور قاعدے سے بیٹھیں اور اپنے استاد اور دوسرے بزرگوں کی پوری عزت کریں۔

ہم اپنے ہر کام میں ایمانداری برتیں اور کسی کو دھوکا نہ دیں۔

ہم بغیر اجازت کسی کی چیز استعمال نہ کریں۔
ہم گالی نہ بکیں، کسی کو بری بات نہ کہیں، کسی کا دل نہ دُکھائے۔
ہم .بیکار کھیل کود میں وقت ضائع نہ کریں۔
ہم دین کی باتیں جی لگا کے سیکھیں تاکہ ہماری زندگی اچھی بن جائے۔
کتنی اچھی اور کام کی باتیں ہیں۔
ہمارے نبی نے بہت ہی اچھی باتیں بتائی ہیں۔

ان الفاظ کے معنی بتاؤ-

غافل ۔ غیبت ۔ ضائع ۔ فرض ۔ مسواک ۔ تصور

تیسرا سبق

فرشتے

ہمارے چاروں طرف ہوا موجود ہے لیکن اسے ہم دیکھ نہیں سکتے۔ ہوا ہمارے بہت کام آتی ہے۔ اسی سے ہم سانس لیتے ہیں۔ ہوا نہ ہو تو دم گھٹ جائے اور ہم مرجائے ٹھنڈی ہوائیں بہت آرام دیتی ہے ہوا الگنی پر پھیلے ہوئے کپڑوں کو سکھا دیتی ہے۔

ہوا بادل لاتی اور پانی برساتی ہے۔ ہوا کلیوں کو ہلکورے دے کر پھول بناتی ہے۔ ہوا کی مدد سے ہی چڑیاں اور دوسرے پرند اڑتے ہیں۔

ہوا اور بھی بہت سے کام کرتی ہے لیکن پھر بھی ہم اسے دیکھ نہیں سکتے جس طرح اللہؐ نے ہوا بنائی جو دیکھائی تو نہیں دیتی لیکن بہت سے کام کرتی ہے اسی طرح اللہؐ نے فرشتے پیدا کئے ہیں جو دکھائی تو نہیں دے تے لیکن اللہؐ کے بے شمار کام کرتے رہتے ہیں۔

فرشتے نہ کچھ کھاتے ہیں نہ سوتے ہیں نہ تھکتے ہیں بس وہ اپنے کام میں لگے ہیں۔ اللہؐ کی عبادت کرتے رہتے ہیں۔ اللہؐ کے آہکام پورے کرتے رہتے ہیں۔ ان سے کبھی کوئی بھول چوک یا خطا نہیں ہوتی، وہ پاک ہس نیک ہیں معصوم ہیں اور اللہؐ کے کاموں میں لگے رہتے ہیں۔

اللہؐ نے بے شمار فرشتے پیدا کئے ہیں۔ آسمان میں بکھرے لاتعدا تاروں سے بھی زیادہ۔

ان میں چار فرشتے بہت مشہور ہیں۔

١۔ جبرئیل - یہ اللہ کا احکام اس کے نبیوں تک پہونچاتے ہیں۔

٢۔ میکائیل - یہ آدمیوں کو رزق تقسیم کرتے ہیں۔

٣۔ عزرائیل - یہ روح قبض کرتے ہیں۔ انہیں ملک الموت بھی کہا جاتا ہے۔

٤۔ اسرافیل - یہ قیامت کے دن صور پھونکیں گے جس سے دنیا کا ہر جاندار مر جائے گا۔ پھر صور پھونکیں گے تو سب مرے جی اٹھینگے اور پھر اللہؐ نیکیوں کو جزا یعنی انعام اور بڑوں کو سزا دے گا۔ فرشتوں پر ایمان رکھنا ہمارے لیے ضروری ہے۔

سوالات

۱۔ کیا تم نے فرشتوں کو دیکھا ہے ؟

۲۔ فرشتوں کو بغیر دیکھے کس طرح مانو گے ؟

۳۔ مشہور فرشتے کون کون سے ہیں ؟

ان الفاظ کے معنی بتاؤ :-

ے شمار ۔ خطا ۔ معصوم ۔ رزق ۔ صور ۔ قبض ۔ جزا ۔ لاتعداد ۔ ملک الموت ۔

چوتھا سبق

توبہ

جرم کرنا بہت آسان ہے اور جرم اقرار کرنا بہت مشکل، غلطی کرنا بہت آسان ہے اور غلطی کا عتراف کرنا بہت مشکل، ہمارے سماج میں سب سے بڑی خرابی یہی ہے کہ ہم خطائیں تو کرتے ہیں، ہم سے غلطیاں تو سرزد ہو جاتی ہیں، لیکن غلطی اور خطا کے اقرار کا وقت آتا ہے تو پشیمان ہونے کے بجائے تا میلیں کرنے لگتے ہیں، باتیں بنانے لگتے ہیں، ہماری ساری تمنا یہ ہوتی ہے کہ لوگ، ہمیں غیر معصوم تو نہیں لیکن ایسا غیر معصوم کہ جس نے کبھی کوئی غلطی نہ کی ہو چاہے دل کتنی ہی غلطیوں کی گواہی کیوں نہ دے رہا ہو۔ یہ سب اس لئے ہے کہ ہم غلطی کے اقرار کو اپنی ذلت سمجھتے ہیں۔ خطا کے عتراف میں اپنی سبکی کا احساس کرتے ہیں۔

ہمارا عالم یہ ہے کہ اگر چلتے ہوئے ہم سے کسی کو ٹھوکر لگ جاتی ہے یا ٹھوکر سے کسی کا کوئی مال برباد ہو جاتا ہے تو اس سے معافی مانگنے کے بجائے اکڑ جاتے ہیں اور الٹے اسی پر خفا ہونے لگتے ہیں کہ آپ یہاں کیوں بیڑھے تھے یہ سامان کیوں رکھا تھا۔ یہ طریقہ پروردگار عالم کو قطعًا نا پسند ہے وہ قرآن شریف میں اعلان کرتا ہے کہ ہم توبہ کرنے والوں کو دوست رکھتے ہیں، مغرور، متکبّر اور اکڑنے والوں کو دوست نہیں رکھتے۔

ہمارے سامنے حضرت حُر کا کردار موجود ہے۔ جنھوں نے امام حسین کی خدمت میں اپنی غلطی کا اقرار کر کے وہ بلند درجہ حاصل کر لیا جو پشتہا پشت کے مسلمانوں کو نہ مل سکا۔ حضرت حُر بھی ایک عام انسان ہوتے تو شکر یزید میں رہ جاتے اور ان کا تذکرہ انہیں الفاظ میں ہوتا جن الفاظ میں دشمنوں کا تذکرہ ہوتا ہے لیکن یہ توبہ کی برکت تھی جس نے انہیں قابل سلام و لائق زیارت بنا دیا۔

ہمارے یہاں ایک عیب یہ بھی پایا جاتا ہے کہ ہم پیٹھ پیچھے کسی کی برائی کرتے ہیں اور جب کوئی ٹوک دیتا ہے تو اپنی غلطی کا اقرار کرنے کے بجائے یہ کہ دیتے ہیں کہ ہم انہیں مومن کب سمجھتے ہیں ؟ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسی کا مومن ہونا ہمارے سمجھنے کا بھی محتاج ہے کہ اگر ہم مان لیں تو وہ مومن ہو جائے ورنہ کافر ہی رہ جائے۔ ہمیں یہ سوچنا چاہئے کہ یہ ہمارے کردار کا دوسرا عیب ہے، مومن کی برائی کرنا تو چھوٹا عیب تھا لیکن مومن کو غیر مومن کہ دینا یا محب اہلبیت کے ایمان کا انکار کر دینا بہت بڑا جرم ہے۔

ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے دل میں ایسی طاقت پیدا کریں کہ جب ہم سے کوئی معمولی سی بھی غلطی ہو جائے تو فورًا اپنی غلطی تسلیم کر لیں۔ اگر اس کا تعلق خدا سے ہے تو اس کی بارگاہ میں توبہ کریں اور اگر بندوں کا دل دکھا ہے تو کھلے الفاظ میں ان سے معافی مانگیں۔

اسی میں حقیقی عزت ہے اور اسی سے قیامت کی رسوائی سے نجات ملے گی۔

سوالات

۱۔ ہمارے سماج کی خرابی کیا ہے ؟

۲۔ پروردگار عالم کسے دوست رکھتا ہے ؟

۳۔ حضرت حُر نے کیا کیا ؟

٤۔ حضرت حُر کو توبہ سے کیا مرتبہ ملا ؟

۵۵۔ غلطیوں میں ہمارا فریضہ کیا ہے ؟

ان الفاظ کے معنی بتاؤ:-

توبہ۔ حُر۔ مغرور۔ سبکی ۔ تاویل۔ متکبر۔ رسوائی۔ پشتہا پشت ۔ تمنّا۔ اعتراف۔ کردار۔ سرزد

پانچواں سبق

حضرت آدم علیہ السلام

آج سے ہزاراروں سال پہلے دنیا میں آدمیوں کا نام و نشان بھی نہیں تھا۔ دنیا تو تھی مگر رہنے والا کوئی نہ تھا اللہؐ نے دنیا کو آباد کرنے کا فیصلہ کیا۔ مٹی کا ایک پتلا بنایا گیا اور اللہؐ نے مٹی کے اس پتلے میں جان ڈال کر انسان بنایا۔

دنیا کے اس سب سے پہلا انسان کا نام تھا " آدم "

حضرت آدم علیہ السلام جنّت میں پیدا ہوئے آپ کی بیوی حضرت حوّا بھی جنّت میں پیدا ہوئیں دونوں بڑے مزے سے جنّت میں رہتے تھے۔

اللہؐ نے جب حضرت آدم کو پیدا کیا تو سارے فرشتوں کو حکم دیا کہ حضرت آدم کو سجدہ کرو۔ سب فرشتوں نے حضرت آدم کو سجدہ کیا لیکن شیطان نے آپ کو سجدہ نہیں کیا۔

اللہؐ شیطان کی اس حرکت پر ناراض ہوا۔ چنانچہ شیطان کو جّنت سے نکال دیا گیا۔ اب شیطان دنیا میں ہے اور انسانوں کو بہکاتا رہتا ہے۔ وہ ہمیں بری بری باتیں سکھاتا ہے برے راستے دکھاتا ہے۔ تاکہ اللہؐ بھی ناراز رہے۔

حضرت آدم حضرت حؑر بہت دنوں تک جنّت میں رہے۔ اللہؐ نے ان سے کہ دیا تھا کہ مزے سے جنّت میں رہو لیکن اس کے ساتھ ہی ان کو ایک خاص درخت کے پاس جانے سے منع کر دیا تھا۔ ایک دن حضرت آدم نے اس درخت کا پھل کھا لیا جس کے پاس جانے سے اللہؐ نے منع کیا تھا۔ اللہؐ نے اس کے بعد حضرت آدم کو دنیا میں بھیج دیا۔

حضرت آدم علیہ السلام دنیا میں آئے اب یہی خدا کے سب سے پہلے نبی تھے جب اپ دنیا میں آئے تو آپ نے دیکھا کہ دنیا بالکل اجاڑ اور سنسان پڑی ہے کوئی آبادی نہیں بس جنگل پہاڑ اور سمندر ہیں اور اس کے بعد سنّاٹا۔

آپ دنیا میں رہنے لگے۔ اللہؐ نے آپ کو بہت سے بچے عطا کئے اور پھر آپ کے انہیں بچّو کی اولاد سے دنیا آباد ہو گئی۔

آج ہماری دنیا میں اربوں آدمی بستے ہیں۔ یہ سب حضرت آدم کی اولاد ہیں۔ اس لئے سب آپس میں بھائی بھائی ہیں یہ لوگ الگ الگ ملکوں میں رہنے کی وجہ سے الگ الگ زبانیں بولنے لگے۔ ان کے رنگ روپ الگ الگ ہو گئے۔ طور طریقے بدل گئے۔ لیکن سب ایک ہی ماں باپ کی اولاد۔۔۔۔ آدم اور حُوا کے بیٹے۔

حضرت آدم علیہ السلام اللہؐ کے پہلے نبی تھے۔ آپ اللہؐ کے بڑے پیارے نبی تھے۔ آپ کو صفی اللہؐ کہا جاتا ہے۔

صفی اللہؐ کے معنی ہیں اللہؐ کا چُنا ہوا۔ اللہؐ نے حضرت آدم علیہ السلام کو اپنی مجمت کے لئے چن لیا تھا۔ آپ کو بڑی عزت دی تھی۔ اسی لئے آپ صفی اللہؐ کہلاتے ہیں۔

سوالات

۱۔ حضرت آدم کس طرح پیدا ہوئے ؟

۲۔ حضرت آدم جنّت سے کیوں چلے آئے ؟

۳۔ اللہؐ نے دنیا کو کس طرح آباد کیا ؟

٤۔ حضرت آدم کا لقب کیا ہے ؟

الفاظ کے معنی بتاؤ:۔

فیصلہ۔ سجدہ، رنگ روپ ۔ صفی اللہؐ۔ عطا ۔ اربوں ۔

چھٹا سبق

آنکھوں کا نور

بیٹے کو لوگ کہتے ہیں آنکھوں کا نور ہے
ہے زندگی کا لطف تو دل کا سرور ہے
گھر میں اسی کے دم سے ہے ہر وقت روشنی
نازاں ہے اس پہ باپ تو ماں کو غرور ہے
خوش قسمتی کی اس کو نشانی سمجھتے ہیں
کہتے ہیں یہ خدا کے کرم کا ظہور ہے
اکبر بھی اس خیال سے کرتا ہے اتفاق
اس کا بھی ہے خیال کہ ایسا ضرور ہے
البتّہ شرط یہ ہے کہ بیٹا ہو ہو نہار
مائل ہے نیکیوں پہ بڑائی سے دور ہے
سنتا ہے دل لگا کے بزرگوں کے پسند کو
وقت کلام لب پہ جناب و حضور ہے
رکھتا ہے خاندان کی عزت کا وہ خیال
نیکوں کا دوست صحبت بد سے اس کو دُھن
علم و ہنر کے شوق کا دل میں وفور ہے
لیکن جو ان صفات کا مطلق نہیں پسند
اور پھر بھی ہے خوشی، تو خوشی کا قصور ہے

ان الفاظ کے معنی بتاؤ:۔

نور ۔ لطف ۔ نازاں۔ غرور ۔ نفور۔ ظہور ۔ اتفاق ۔ ہونہار ۔ چند۔ صحبت ۔ کسب ۔ وفور ۔ صفات ۔ قصور ۔ نہر ۔ شب و روز۔

ساتواں سبق

اہل بیت

اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اہلبیت کی محبت ہر مسلمان پر واجب کی ہے۔ قرآن کا ارشاد ہے۔

" اے رسول کہ دے جیئے کہ میں تم سے رسالت کی تبلیغ کا بدلہ اس کے سوا کچھ نہیں چاہتا کہ میرے سے قرابت داروں سے محبت کرو۔"

رسول اللہ نے ہمیں ایمان دیا، قرآن دیا، اللہ سے ملایا اور اس کا بدلہ کیا تجویز کیا ؟

اہل بیت سے محبت

سوال یہ ہے کہ اہل بیت سے کن لوگ مراد ہیں ؟

اس کا فیصلہ قرآن نے کر دیا ہے۔

عرب کے جنوب مشرق میں ایک علاقہ ہے نجران، وہاں عیسائی رہتے تھے۔ ان عیسائیوں کے چند بڑے بڑے پادری مدینہ آئے تاکہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے مذہب کے معاملہ میں بحث کریں۔ ان لوگوں کا یہ کہنا تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بغیر باپ کے پیدا ہوئے اس لئے وہ خدا کے بیٹے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ان کو سمجھایا کہ جس طرح اللہ نے حضرت آدم کو ماں باپ کے بغیر پیدا کر دیا اسی طرح اللہ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام بغیر باپ کے پیدا کر دیا۔ ایسی حالت میں حضرت عیسیٰ بھی اللہ کے بندہ ہیں جس طرح حضرت آدم۔ عیسائی یہ صاف اور سیدھے بات ماننے پر تیار نہیں ہوئے۔ وہ اس پر اڑے ہوئے تھے کہ حضرت عیسیٰ اللہ کے بیٹے ہیں۔ فیصلہ یہ ہوا کہ عیسائی رسول اللہ سے مُباہلہ کریں۔

مباہلہ کے معنی یہ ہیں کہ دونوں اللہ سے دعا کریں کہ جو حق پر ہو وہ باقی رہے اور جو جھوٹ کہتا ہو وہ مٹ جائے۔

اس موقع پر قرآن پاک میں یہ آیت نازل ہوئی۔

" اے نبی تمہیں علم پہنچ جانے کے بعد بھی یہ لوگ تم سے حجت کرتے ہیں تو ان سے کہ دو کہ آؤ ہم اپنے بیٹوں کو بلائیں۔ تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ۔ ہم اپنی عورتوں کو بلائیں تم اپنی عورتوں کو بلاؤ۔ ہم اپنے نفسوں کو بلائیں تم اپنے نفسوں کو بلاؤ اور پھر، ہم ایک دوسرے کے لئے بد دعا کریں اور جھوٹوں پر اللہؑ کی لعنت کریں۔"

[سورہ آل عمران آیت ۶۱]

مُباہلہ کے دن پیغمبر اسلام امام حسن، امام حسین، حصرت فاطمہ زہرا اور حضرت علی علیہم السلام کو اپنے ساتھ لے گئے۔ لیکن عیسائی ڈر گئے۔ انہوں نے مباہلہ نہیں کیا بلکہ ہار مان کر جذیہ دے نے کا وعدہ کرکے واپس ہو گئے۔

اس آیت میں پیغمبر کو حکم دیا گیا کہ آپ نے اپنے بیٹیوں، عورتوں اور نفس کو لے جائیں پیغمبر اسلام نے اس حکم کی تعمیل اس طرح کےٴ کہ:۔

بیٹوں کی جگہ امام حسن اور امام حسین کو۔

عورتوں کی جگہ حضرت فاطمہ زہرا کو

نفسوں کی جگہ حضرت علی کو ساتھ لیا۔

اور اس طرح دنیا کو بتا دیا کہ یہی آپ کے اہل بیت ہیں۔

اللہؑ نے انہیں اہل بیت کی محبت ہم پر فرض قرار دی ہے۔

رسول اللہؑصلی اللہؑ علیہ و آلہ وسلم نے بار بار ہمیں یہ بتایا ہے کہ مومن وہی ہے جو ان اہل بیت سے محبت کرتا ہے۔ جو شخص اہل بیت سے محبت نہیں کرتا ہے وہ منافق ہے ےعنی ظاہر میں مسلمان اور حقیقت میں کافر۔

سوالات

۱ ۔ اہل بیت سے مراد کون حضرات ہیں ؟

۲۔ اہل بیت کی محبت کیوں واجب ہے ؟

۳۔ مباہلہ میں کون حضرات شریک تھے ؟

ان الفاظ کے معنی بتاؤ:۔

تجویز۔ جنوب ۔ مشرق ۔ جزیہ ۔ منافق ۔ کافر ۔ قرابت دار ۔ مباہلہ ۔ اہل بیت ۔ نجران ۔ نفس۔

آٹھواں سبق

محبّت کا طریقہ

سرکاردو عالم اور آپ کے اہل بیت سے محبت ایمان کی جان ہے جس دل میں ان حضرات کی محبت نہ ہو وہ مومن کا دل نہیں کہا جا سکتا۔

ان حضرات کی سچّی محبّت یہ کہ ہم ان کی پوری پیروی کریں۔ اور ان کا اخلاق اپنے اندرپیدا کریں۔ سچّی خدا پرستی، حق پر مر مٹنے کا جزبہ، سچّائی، بہادوری، صبر، استقلال، دیانت، ایثار، غریبوں کی امداد، ہمدردی، شرافت، علم، سخاوت اوردوسرے اچھے صفات اپنے اندرپیدا کریں، گناہوں سے بچیں، شریعت کی پوری پابندی کریں نماز قائم رکھیں اور اپنی زندگی ان کے سانچے میں ڈھال لیں۔

محبت کا دوسرا طریقہ ھ ہے کہ ہم رسول و آلِ رسول کے کام کو آگے بڑھائیں۔ ان حضرات کی زندگی کا مقصد تھا دنیا میں اسلام پھیلانا اللہ کا نام بلند کرنا۔ دین کو عام کرنا، انسانوں کو سچّا راستہ دکھانا اور سچّی خداپرستی کی دوعت دینا۔ اگر ہ ان حصرات سے محبت کرتے ہیں تو ہمیں بھی یہ کام صرور کرنا چاہئیے۔

محبت کا تیسرا چریقہ ہے کہ ہم ان کی خوشی میں خوش ہوں اور ان کے رنج میں رنجیدہ۔ ان کی ولادت کی تاریخوں میں محفل مسرت منعقد کریں۔ اور ان کی شہادت کی تاریخوں میں مجلس غم۔

خوشی کی تاریخیں یہ ہیں :۔

۱۷/ربیع الاول-------------سرکاردو عالم اور امام جعفر صادق کی ولادت کی تاریخ۔

۲۳/رجب-------------------سرکاردو عالم کی بعثت اور معراج

۱۳/رجب-------------------حضرت علی علیہ السلام کی ولادت

۲۸/ذیالجہ----------------عید غدیر۔ حصرت علی علیہ السلام کی خلافت کے اعلان کی خوشی۔

۲۴/ذیالجہ----------------عید مباہلہ۔ مباہلہ میں آل رسول کی کامیابی کی خوشی۔

۹/ربیع الاول---------------عید زہرا۔ دشمنان اہل بیت کے رنے کی خوشی۔

۱۵/رمضان----------------امام حسن علیہ السلام کی ولادت

۳/شعبان-----------------امام حسین علیہ السلام کی ولادت

۱۵/شعبان-----------------حضرت امام آخر الزمان کی ولادت

ان کے علاوہ ہر معصوم کی ولادت کی تاریخ خوشی کی تاریخ ہے۔ ان تاریخوں میں محفل کرنا قصیدہ پڑھنا، عطر لگانا، اچھے کپڑے پہننا، خوشبو سلگانا، مومنین سے مصافحہ کرنا، ایک دوسرے کو مبارکباد دینا، مکانوں پر روشنی کرنا بڑا ثواب رکھتا ہے۔

غم کی خاص تاریخیں یہ ہیں۔

عشرہ محرم، سوم اور چہارم	امام حسین علیہ السلام کی شہادت کی یادگار۔
۲۸۔صفر	رسول اللہؐ کی وفات اور امام حسن کی شہادت۔
۸/ربیع الاول	امام حسن عسکری علیہ السلام کی شہادت۔
۱۹/۲۰۱/۲۱ رمضان	حضرت علی علیہ السلام کی شہادت کی یادگار۔

ان کے علاوہ ہر معصوم کی تاریخ شہادت غم کی تاریخ ہے۔

غم کی تاریخوں میں مجلس منعقد کرنا ثواب رکھتا ہے۔

امام حسین علیہ السلام کے غم میں مجلس کرنا، آنسو بہانا، ماتم کرنا، مرثیہ اور نوحہ پڑھنا، کالے کپڑے پہننا، عاشورہ کے دن فاقہ کرنا آل رسول سے سچّی محبت کی نشانی ہے۔

سوالات

۱۔ خوشی اور غم کی خاص تاریخیں کیا ہیں ؟

۲۔ خوشی اور غم کی تاریخوں میں ہمارا فرض کیا ہے ؟

ان الفاظ کے معنی بتاؤ:۔

صبر۔ اخلاق۔ دیانت ۔ ایثار۔ استقلال ۔ سخاوت ۔ رنجیدہ ۔ شریعت ۔ محفل ۔ مجلس ۔ یادگار۔ مصافحہ ۔

نواں سبق

عزاداری

فرزند رسول حضرت امام حسین علیہ السلام نے کربلا کے میدان میں اپنی اور اپنے عزیزوں کی قربانی پیش فرما کر اسلام کو ایک نئی زندگی عنایت کی ہے ہم اسی واقعہ کی یاد عزاداری کی شکل میں مناتے ہیں۔

دنیا کی ہر قوم اپنے بزرگوں کو یاد رکھتی ہے۔ اس سے لوگوں میں خوشی جزبہ اور زندگی پیدا ہوتی ہے۔ قوم اور مذہب کے لئے کام کرنے کا جزبہ اُبھرتا ہے اور تاریخ کے پرانے واقعات زندگی کے ہر موڑ پر ہماری رہنمائی کرتے ہیں۔ کربلا کا واقعہ اسلامی تاریخ کا سب سے اہم واقعہ ہے۔ اس لئے ہم بھی ایک زندہ وقوم کی حیثیت سے اس کی یاد مناتے ہیں۔

کربلا کے شہیدوں کی یاد میں ہم حق پرستی خدا پرستی، ایثار، فداکاری شجاعت عزم، استقلال، ضبر، غرض اعلیٰ انسانی صفات پیدا کرتی ہے۔

مجالس سید الشہدا میں ہمیں تفسیر، حدیث، تاریخ اور دوسرے علوم اسلام سننے کا موقع ملتا ہے اور ہماری دینی معلومات میں اضافہ ہوتا ہے۔ غیر قوموں کے لوگ مجلسوں میں آتے ہیں تو ہمارے مذہب کی تبلیغ ہوتی ہے۔

محرّم میں ہم علم اٹھاتے ہیں جس سے ہمارے دلوں میں یہ جزبہ پیدا ہوتا ہے کہ ہم اسلام کا جھنڈا ہمیشہ بلند رکھیں گے اور اسلام کا جھنڈا اونچا رکھنے کے لئے حضرت عباس کی پیروی میں اپنی جان تک قربان کردیں گے۔

محرم میں ہم تابوت اٹھاتے ہیں جس سے ہمارے دلوں میں یہ خیال پیدا ہوتاہ کہ اسلام کا نام باقی رکھنے کے لئے اگر موت کا بھی سامان کرنا پڑے تو اس لئے تیار رہنا چاہئیے۔

ہم ضریح یا تعزیہ رکھتے ہیں امام حسین علیہ السلام کے روضہ کی نقل ہے جس کو دیکھ کر ہمارے سامنے کربلا کے شہیدوں کی تصویر آجاتی ہے جو ہمیں اسلام اور ایمان کے لئے ہر قربانی پیش کرنے کا سبق دیتی ہے۔

ہم امام حسین علیہ السلام کۓ غم میں روتے ہیں۔ اس لئے کہ

۱، تمام انبیا اس غم میں روئے ہیں۔

۲۔ حضرت محمد مصطفٰےؐ اس غم میں روئے ہیں۔ چنانچہ روز عاشورہ جناب ام سلمہ نے جو رسول اللہؐ کی بیوی تھیں جواب میں نبی کریمؐ کو روتے دیکھا تھا۔

۳۔ رونا اس جزبہ کا اظہار ہے کہ اگر ہم کربلا میں ہوتے تو اس روز امام کے ساتھ مل کر اسلام پر اپنی جان فدا کر دیتے۔

٤۔ رونا مظلوم سے محبت کی نشانی ہے اور مظلوم سے محبت سچّی انسانیت ہے۔

٥۔ رونا ہمارے دلوں میں اس سچّی خدا پرستی اور حق پرستی کو زندہ رکھتا ہے جس پر ایمان کی بنیاد قائم ہے۔

٦۔ رونا رسول اور آل رسول سے سچّی محبت کی نشانی ہے ہم اپنے پیارے رسول کو ان کے فرزند کی موت پر پُرسا دیتے ہیں اور رو رو کر پُرسا دیتے ہیں جو ہماری سچّی محبت کا ثبوت ہے۔

عزاداری سے اسلام کی سچّی تبلیغ ہوتی ہے۔

عزاداری سے ایمان تازہ رہتا ہے۔

عزاداری سے خداپرستی کا جزبہ زندہ رہتا ہے۔

عزاداری سے ہمارا اخلاق سنوارتا ہے۔

عزاداری سے اسلامی تاریخ کے سب سے اہم واقعہ کی یاد تازہ رہتی ہے۔

اس لئے۔۔۔۔۔

عزاداری کو باقی رکھنا ہر سچّے مسلمان کا فرض ہے۔

سوالات

۱۔ ہم عزاداری کیوں کرتے ہیں ؟

۲۔ عزاداری کیا چیز ہے ؟

۳۔ امام حسینؑ پر کون کون رویا ؟

۴۔ رونے کے کیا فائدہ ہیں ؟

ان الفاظ کے معنی بتایئے :۔

عزم ۔ شبیہ ۔ بنیاد ۔ عزاداری ۔ تفسیر ۔ حدیث ۔ تاریخ ۔ رہنمائی اہم ۔ حق پرستی ۔ جزبہ ۔ غرض ۔ اعلیٰ ۔ عزیز ۔
عنایت ۔ فداکاری

دسواں سبق

بارش کا پہلا قطرہ

گھنگھور گھٹا تُلی کھڑی تھی پر بوند ابھی پڑی تھی
ہر قطرہ کے دل میں تھا یہ خطرہ ناچیز ہوں میں غریب قطرہ
کیا کھیت کی میں بجھاؤنگا پیاس اپنا ہی کروں گا ستیاناس
آتی ہے برسنے سے مجھے شرم مٹی پتھر تمام ہیں گرم
خالی ہاتھوں سے کیا سخاوت پھیکی باتوں میں کیا حلاوت
لس برتے پہ میں کروں دلیری میں کیا ہوں بساط کیا ہے میری
ہت قطرے کے دل میں تھا یہی غم سر گوشیاں ہو رہی تھیں باہم
کھچڑی سی گھٹا میں پک رہی تھی کچھ کچھ بجلی چمک رہی تھی
اک قطرہ کہ تھا بڑا دلاور ہمت کے محیط کا شناور
فیاض و جوا دو نیک نیت پھڑکی اس کی رگ حمیت
بولا للکار کر کہ آؤ میرے پیچھے قدم بڑھاؤ
کر گزرو جو ہو سکے کچھ اماں ڈالو مُردہ زمین میں جان
یارو یہ ہچر مچر کہاں تک اپنی سی کرو بنے جہاں تک
مل کر جو کرو گے جان فشانی میدان میں پھر دو گے پانی
کہتا ہوں یہ سب سے بر بلا میں آتے ہو تو آؤ لو چلا میں
یہ کہ کے وہ ہو گیا روانہ دشوار ہے خی پہ کھیل جانا
ہر چند کہ وہ تھا بے بضاعت کی اس نے مگر بڑی شجاعت
دیکھی جرات جو اس سخی کی دو چار ن ے اور پیروی کی
پھر ایک کے بعد ایک لپکا قطرہ قطرہ زمین پہ ٹپکا

آخر قطروں کا بندھ گیا تارا بارش لگ ہونے موسلادھار

پانی پانی ہو گیا بیاباں سیراب ہوئے چمن خیاباں

تھی قحط سے پایمال خلقت اس مینھ سے ہوئی نہال خلقت

ان الفاظ کے معنی بتاؤ:۔

دیری ۔ سرگوشیاں ۔ ستیاناس ۔ حلاوت / بساط ۔ محیط ۔ دلاور ۔ شناور ۔ فیاض ۔ جواد ۔ حمیت ۔ بضاعت ۔ بیاباں ۔ خیاباں ۔ مچر مچر ۔ قحط ۔ پائمال ۔ سجاعت ۔ موسلادھار ۔ خلقت ۔ جرائت ۔ جانفشانی ۔ برتے ۔ خمی پہ کھیل جاتا ۔ ناچیز ۔ نہال ۔

گیارہواں سبق
تعلیم

ہمارے ملک میں تعلیم کا بے حد چرچا ہے، جدھر دیکھو تعلیم کا زور و شور ہے۔ شہروں میں تعلیم، دیہاتوں میں تعلیم، امیروں میں تعلیم، غریبوں میں تعلیم، اونچے لوگوں میں تعلیم، پچھڑی قوموں میں تعلیم۔ اور تعلیم بھی سیکڑوں طرح کی۔ حساب کی تعلیم، جغرافیہ کی تعلیم، سائنس کی تعلیم، تاریخ کی تعلیم، ادب کی تعلیم، فلسفہ کی تعلیم، نفسیات کی تعلیم، مذہب کی تعلیم، طِب کی تعلیم، ڈاکٹری کی تعلیم۔ مدرسے بھی مختلف قسم کے مدرسے سرکاری مدرسے، پبلک مدرسے، نیم سرکاری مدرسے، عوامی مدرسے، اونچے معیار کے مدرسے، معمولی درجے کے مدرسے۔ یہ سب کچھ ہے مگر نہیں ہے تو زندگی کی تعلیم۔ کسی مدرسے میں نہیں بتایا جاتا ہے کہ اٹھنے بیٹھنے کا طریقہ کیا ہے۔ نہ یہ بتایا جاتا ہے کہ کھانے پینے کا سلیقہ کیا ہے۔ نہ یہ سکھایا جاتا ہے کہ بزرگوں کے ساتھ کیا برتاؤ ہونا چاہئیے، نہ یہ سکھایا جاتا ہے کہ بچّوں سے کیسے ملنا چاہئیے۔ نہ یہ تعلیم دی جاتی ہے کہ استاد کا کیا حق ہے۔ نہ یہ سبق سکھایا جاتا ہے کہ شاگردوں کے ساتھ کیا سلوک ہونا چاہئیے۔ غرض زندگی کا کوئی پہلو ایسا نہی ہے جس کا طور طریقہ سکھا دیا جاتا ہو۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ آج پڑھے لکھے بیشمار نظر آتے ہیں۔ ڈگری رکھنے والے لاتعداد دکھائی دیتے ہیں۔ لیکن تہذیب و آداب سے بے خبر لوگ بہت کم ہیں۔ کالج سے سند لے کر نکل آتے ہیں اور بیٹھ کر پیشاب کرنے تک کی تمیز نہیں ہوتی۔ یونیورسٹی سے ڈگری لے کر چلے آتے ہیں اور ٹھکانے سے بیٹھ کر کھانا کھانے تک کا طریقہ نہیں معلوم ہوتا۔ استاد کے خلاف ہنگامہ کرتے ہیں، ماں باپ سے لڑتے جھگڑتے ہیں، بڑوں کا مذاق اڑاتے ہیں، بچّوں کو اذیت پہونچاتے ہیں۔ خدا اور رسول کا نام تک نہیں لیتے، نہ نماز سے کام نہ روزے سے نہ حج سے واسطہ نہ خمس و زکوٰۃ سے۔

سوچو اگر تعلیم اسی کا نام ہے تو کیا اس تعلیم سے وہ جہالت بہتر نہیں ہے جس میں تہذیب ہو جاہل لوگ سب کی قدر کرتے ہیں۔ بڑوں کی عزت کرتے ہیں۔ چھوٹوں سے محبت کرتے ہیں۔ جاہل مائیں بچّوں کا خیال رکھتی ہیں ان کی ہر مانگ پورا کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔ اور آج کل کی پڑھی لکھی مائیں چھوٹے بچّوں کو گھر میں پھینک کر سینما چلی جاتی ہیں۔ انہیں بچّے کے رونے پیٹنے پر بھی رحم نہیں آتا۔ بڑے لڑکوں کو اپنے ساتھ سینما لے جاتی ہیں۔ اور یہ خیال بھی نہیں آتا ہے کہ ہم تو گناہ کر ہی رہے ہیں اپنے بچّے کو بھی خدا اور رسول کی دشمنی پر آمادہ کر رہے ہیں۔

بچّوں اب یہ طے کر لو کہ ایسی تعلیم کا ساتھ نہ دو گے جس میں ادب و تہذیب نہ ہو۔ ایسی لوگوں کی اصلاح کرو گے جو ادب و تہذیب سے دور ہیں۔ اپنے بزرگوں کا ادب کرو گے اپنے خدا اور رسول کا حک مانو گے کھڑے ہو کر کھانا نہ کھاؤ گے، کھڑے ہو کر پیشاب نہ کرو گے سینما نہ جاؤ گے گانا نہ سنو گے، ناچ نہ دیکھو گے۔ کسی کی برائی نہ کرو گے استاد کا ادب کرو گے۔ اگر تم نے ایسا کر لیا تو تم سے خدا بھی خوش ہو گا اور رسول و امام بھی رونہ سب ناخوش ہو جائیں گے۔

ان الفاظ کے معنی بتاؤ:۔

معیار۔ سلیقہ ۔ جہالت ۔ تہذیب ۔ اذیت ۔ سند ۔ جغرافیہ ۔ فلسفہ ۔ طب ۔ نفسیات ۔ پبلک ۔ نیم سرکاری۔

بارہواں سبق

برسات کی بہاریں

ہیں اس ہوا میں کیا کیا برسات بہاریں
سبزوں کی لہلہاہٹ باغات کی بہاریں
پودوں کی جھمجھماہٹ قطرات کی بہاریں
ہر بات کے تماشے ہر گھات کی بہاریں
کیا کیا مچی ہیں یارو برسات کی بہاریں
ہر جا بچا رہا ہے سبز ہرے بچھونے
قدرت کے بچھ رہے ہیں ہر جا ہرے بچھونے
جنگل میں ہو رہے ہیں پیدا ہرے بچھونے
بچھوا دئے ہیں حق نے کیا کیا ہرے بچھونے
کیا کیا مچی ہیں یارو برسات کی بہاریں
سبزوں کی لہلہاہٹ کچھ ابر کی سیاہی
اور چھائی ہیں گھٹائیں سرخ اور سفید کاہی
سب بھیگتے ہیں گھر گھر لے ماہ تا بماہی
یہ رنگ کون رنگے تیرے سوا الاہی
کیا کیا مچی ہیں یارو برسات کی بہاریں
کیا کیا رکھ ہے یا رب سامان تیری قدرت
بدلے ہے رنگ کیا کیا ہر آج تیری قدرت
سب مست ہو رہے ہیں پہچان تیری قدرت

تیتر پکارتے ہیں سُبحانُ تیری قدرت
کیا کیا مچی ہیں یارو برسات کی بہاریں
بولیں بٹے بٹیریں قسری پکار کوَ کوَ
پی پی کرے پپیہا بگلا پکارے تو تو
کیا کیا ہُدہُدوں کی حق حق کیا فاختوں کی بو بو
سب بڑ رہے ہیں تجھ کو کیا پنکھ کیا پکھیرو
کیا کیا مچی ہیں یارو برسات کی بہاریں
چھت گرنے کا کسی جا غل شور ہو رہا ہے
دیوار کا بھی دھڑ کا کچھ ہوش کھو رہا ہے
ڈر ڈر حویلی والا ہر آن رو رہا ہے
مفلس تو چھونپڑے میں دل شاد سو رہا ہے
کیا کیا مچی ہیں یارو برسات کی بہاریں
جو اس ہوا میں یارو دولت میں کچھ بڑھے ہیں
ہے ان کے صر پہچھتری ہاتھ پہ وہ چڑے ہیں
ہم سے غریب غرباء کیچڑ میں گر پڑے ہیں
ہاتھوں میں جوتیاں میں اور پائنچے چڑھے ہیں
کیا کیا مچی ہیں یارو برسات کی بہاریں
کیچڑ سے ہو رہی ہے جس جا زمین پہ کھسلنی
مشکل ہوئی ہے واں سے ہر ایک کو راہ چلنی
پھسلا جو پائوں پگڑی مشکل ہے پھر سنبھلنی
جوتی گری تو واں سے کیا تاب پھر نکلی
کیا کیا مچی ہیں یارو برسات کی بہاریں

ان الفاظ کے معنی بتاؤ:۔

ملحات ۔ سرخ ۔ کاہی ۔ ماہ ۔ پنکھ پکھیرو ۔ سبجان ۔ غل ۔ شاد ۔ تاب ۔ رب ۔ مفلسی ۔ غرباء ۔ قمری ۔

تیرہواں سبق

حضرت محمد مصطفیٰ

ولادت : ۱۷/ ربیع الاول ۱ھ عام انفیل

وفات : ۲۸/ صفر ۱۱ھ

مقام ولادت : مکّہ معظمہ

روضہ اقدس : مدینہ منورّہ

والد کا نام : حضرت عبدّاللہؓ

والدہ کا نام : جناب آمنہ

انبیاء و مرسلین کے سردار، دین و دنیا کے مالک، قیامت کے دن ہم گنہگاروں کے بخشوانے والے، اللہؐ کے پیارے، انسانوں کے محسن حضرت محمد مصطفیٰؐ صلی اللہؐ علیہ و آلہ و سلم آج سے تقریبًا چودہ سو پچھتر سال پہلے مکہ میں پیدا ہوئے۔

آپ کی لادت کی تاریخ ۱۷/ ربیع الاول ۱۱ عام انفیل ہے۔

آپ اتنے سچےؐ اور ایماندار تھے کہ آپ کے دشمن بھی آپ کو صادق اور امین کہہ کر پکارتے تھے۔ چالیس سال کی عمر میں اللہؐ نے آپ کو حکم دیا کہ آپ انسانوں کو اللہؐ کا پیغام سنائے اور بھٹے ہوؤں کو اسلام کی سچّی اور سیدھی راہ دکھائے۔

آپ نے اللہؐ کے حکم سے اسلام پھیلانا شروع کیا تو مکّہ کے لوگ آپ کے دشمن ہو گئے۔ آپ کو طرح طرح سے ستانا لگے لیکن جب انھوں نے دیکھا کہ آپ شکستہ خاطر نہیں ہوتے تو انھوں نے آپ کو قتل کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ ایک رات کو بہت سے آدمیوں نے مل کر آپ کا مکان گھیر کیا اور یہ چاہا کہ آپ کو قتل کر دیں اللہؐ نے آپ کو حکم دیا کہ آپ اپنے بستر پر علی السلام کو سلا کر اسی رات میں مکّہ سے مدینہ چلے جائیں چنانچہ آپ گھر سے اس طرح نکلے کہ دشمن آپ کو نہیں دیکھ سکے اور آپ مدینہ کو روانہ ہو گئے۔

اسی واقعہ کو ہجرت کا واقعہ کہتے ہیں ہمارا اسلامی سال اسی واقعہ سے شروع ہوتا ہے۔ اس لئے ہم اسے ہجرت سال کہتے ہیں۔

مدینہ میں بھی آپ کو آرام سے رہنا نہیں ملا۔ چنانچہ عربوں اور یہودیوں سے آپ کی کئی لڑائیاں ہوئیں۔ ان میں بدر، احد، حزاب خیبر اور حنین کی لڑائیاں بہت مشہور رہیں۔ آپ ان لڑائیوں میں کامیاب ہوئے اور پورے عربستان پر آپ کا قبصہ ہو گیا۔

آخر میں مکّہ بھی فتح ہو گیا۔ مکّہ والوں نے آپ کو بہت ستایا تھا آپ سے بہت لڑائیاں لڑی۔ لیکن جب آپ نے مکّہ فتح کیا تو آپ نے ان سے کائی بدلہ نہیں لیا۔ آپ نے اپنے سب دشمنوں کو معاف کر دیا۔

آپ کو اللہ نے قرآن شریف دیا جو اللہ کی آخری کتاب ہے۔ آپ کے بعد اللہ نے ہماری ہدایت کے لئے بارہ امام مقرّر فرمائے جن میں سے بارہویں امام اب بھی زندہ و سلامت ہیں ہمارے سچّے نبی نے اپنی زندگی میں سب ماموں کے نام مسلمانوں کو بتا دئے تھے۔

آپ نے اللہ کے اچھے اور سچّے دین کا جھنڈا اس شان سے بلند کیا کہ آج تک دنیا کے کروڑوں آدمی اللہ کی وحدانیت پر ایمان رکھتے ہیں۔

آپ نے ترسٹھ سال کی عمر پائی۔ ۲۸ / صفر ۱۱ ھ کو انتقال کیا۔ آپ کی قبر مدینہ منورہ میں ہے۔

آپ کو اللہ نے بہت سے معجزے دئے تھے آپ جس سوکھے درخت کے نیچے بیٹھ جاتے وہ ہرا بھرا ہو جاتا، جس اندھے کنویں میں لعاب دہن ڈال دیتے اس میں پانی پیدا ہو جاتا۔ جس سنگریزے کو ہاتھ میں اٹھا لیتے وہ تسبیح پڑھنے لگتا۔

ایک مرتبہ دسمنوں نے آپ سے کہا کہ اگر آپ اللہ کے سچّے نبی ہیں تو چاند کے دو ٹکرے کر دیجئے۔ آپ نے چاند کی طرف انگلی اٹھائی تو اس کے دو ٹکرے ہو گئے تھوڑی دیر الگ رہ کر یہ دونوں ٹکڑے پھر آپس میں مل گئے۔ آپ کا سب سے بڑا معجزہ۔ قرآن ہے جو آج بھی ہمارے سامنے ہے جس کا جواب آج تک کوئی نہ لا سکا۔

اپ کا ہم پر یہ بڑا احسان ہے کہ آپ نے ہمیں اسلام کی نعمت دی۔

ہزاروں درود و سلام ہوں آپ پر اور آپ کے اہل بیت پر۔

سوالات

۱۔ ہمارے نبی کب پیدا ہوئے تھے ؟

۲۔ ہجرت کا واقعہ کیا ہے ؟

۳۔ ہمارے سال کو ہجری کیوں کہا جاتا ہے ؟

٤۔ آپ کے معجزات کیا تھے ؟

۵۵۔ مکّہ کے فتح ہو جانے پر آپ نے دشمنوں کے ساتھ کیا برتاؤ کیا ؟

ان الفاظ کے معنی بتاؤ :

محسن ۔ وحدانیت ۔ لعاب ۔ سنگریزہ ۔ درود ۔ محمد ۔ مصطفیٰ ۔ امین ۔ شکستہ خاطر ۔ بدر ۔ عام الفیل ۔ معجزہ

چودھواں سبق

معراج

وہ چلا براق پہ جس گھڑی تو زمین کے بعد ہوا میں تھا
رہی پیچھے تھک کے ہوا اِدھر، وہ ہوا سے آگے فضا میں تھا
ہوئی دم زدن میں فضا بھی طے، وہ فضا سے بڑھ کے سما میں تھا
کشش اور بڑھ گئی عشق کی وہ سما سے قربِ خدا میں تھا
تو ملک پکارے کہ مصطفیٰ" بَلَغَ العُلیٰ بِکَمَالِہٖ "
ہوئی عرش و فرش کی جب بنا تو زمانہ تیز و تار تھا
نہ قمر کی چاندنی کا نشاں نہ پتہ تھا پر تو مہر کا
تو حجاب راز سے دوتًا یہی نور پاک چمک اٹھا
تو فظا میں شور درود تھا، کہ جہاں کا رنگ بدل گیا
گئی تیرگی ہوئی روشنی" کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ "
یہ وہ ذات ہے جسے حق نے رکھا جلالتوں کے حجاب میں
اسی برقِ حُسن کا گھر کبھی تھا تجلیوں کے سحاب میں
یہ وہ نور ہے کبھی جس کا سایہ نظر نہ آسکا خواب میں
اسے لاکھوں غور طر دئے گئے ہیں فضیلتوں کے گلاب میں
اسے ایسا پاک بنا دے ا" حَسُنَت جَمِیعُ خِصَالِہٖ "
وہ نبی کا حسن و جمال تھا کہ درود بھیجتا تھا خدا
یہی شور صل علےٰ النبی کا ملائکہ میں سدا رہا
شب و روز شام و سحر ہمیشہ وہ رحمتوں میں گھرا رہا

مگر اس کی اُمت خاص کا جو اد اس چہرہ نظر پڑا
تو خدا نے اذن یہ دے دیا " صلّو اعَلَیۃِ وَآلِہ "

ان الفاظ کے معنی بتاؤ:۔

معراج ۔ فضا ۔ دم زدن ۔ کشش ۔ عرش ۔ فرش ۔ پرتو ۔ مہر ۔ قرب ۔ تیرا وتار ۔ قمر ۔ حجاب ۔ مصفیٰ ۔ برق ۔ تجلی ۔ سحاب ۔ سدا ۔ شب ۔ سحر ۔ اذن ۔

رباعی اور اس کا ترجمہ یاد کرو:

بَلَغَ العُلےٰ بِکَمَالِہٖ	آپ نے کمالات کی بلندیوں کو پایا
کَشَفُ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ	اپنے حسن وجمال سے تاریکیوں کا خاتمہ کر دیا
حَسُنَت جَمِیعُ خِصَالِہٖ	آپ کی ہر صفت پاکیزہ اور حسین ہے
صَلّو اعَلِیۃِ وَالِہٖ	پیغمبر اور ان کی آل پاک پر درود بھیجو

پندرہواں سبق

حضرت علی علیہ السلام

ولادت : ۱۳ / رجب ۳۰ھ عام الفیل   شہادت : ۲۱ / رمضان ۴۰ ۵ہجری

مقام ولادت : خانہ کعبہ [مکہ معظمہ]   روضہ اقدس : نجف اشرف

والد کا نام : حضرت ابو طالب عمران   والدہ کا نام : فاطمہ بنت اسد

ہمارے پہلے امام حضرت علی علیہ السلام ۱۳۱ / رجب کو کعبہ کے اندر پیدا ہوئے نبی کریم حضرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے آپ کو اولاد کی طرح پالا پوسا۔ یہ وہ وقت تھا کہ سارے عربستان میں بت پرستی پھیلی ہوئی تھی۔ لیکن آپ پیدائش کے وقت سے عالم اور معصوم تھے۔

جب آپ دس برس کے ہوئے تو ہمارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہؐ علیہ و آلہ وسلم نے اپنی نبوت کا اعلان کیا۔ اس اعلان کے ساتھ ہی حضرت علی علیہ السلام نے اپنی جاں نثاری کا اعلان فرمایا۔

مکّہ میں اللہؐ کے پاک نبی پر جتنے ظالم ہوتے تھے وہ آپ پر بھی، ہوتے تھے۔ لیکن آپ کمسنی کے باوجود محض اللہؐ اور اسلام کے لئے یہ ظلم بڑی خاموشی سے برداشت کرتے رہے۔ آخر وہ دن آگیا جب ہمارے نبی مکّہ سے مدینہ ہجرت کر گئے۔ ہجرت کی رات رسول اکرم کا مکان دشمنوں نے گھیر رکھا تھا مگر حضرت رسول اکرم کی جان بچانے کے لئے حضرت علی علیہ السلام آپ کے بستر پر سو گئے۔ کافریہ سوچ کر مطمئن رہے کہ رسول اکرم سو رہے ہیں اور اللہؐ کے پاک نبی آرام سے مدینہ چلے گئے اس طرح حضرت علی علیہ السلام نے اپنی جان جوکھم میں ڈال کے رسول اللہؐ کی جان بچائی۔

ہجرت کے بعد حضرت علی علیہ السلام بھی مدینہ چلے گئے۔

دشمنوں نے اسلام اور اللہؑ کا نام مٹانے کے لئے مسلمانوں پر کئی مرتبہ چڑھائی کی۔ بدر، احد، خیبر، اور حزاب وغیرہ میں مسلمانوں اور کافروں کے مابین سخت جنگ ہوئی۔ حضرت علی علیہ السلام نے ان لڑائیوں میں خاص حصّہ لیا۔ اور آپ ہی کی بدولت مسلمانوں کو ہر مرتبہ کافروں کے مقابلے میں کامیابی ہوئی۔

اللہ کے پاک رسول نے اپنی بیٹی حضرت فاطمہ زہرا کی شادی آپ سے کر دی تھی۔ اللہ نے آپ کو دو بیٹے امام حسن اور امام حسین عنایت فرمائے۔ ان کے علاوہ دو بیٹیاں حضرت زینب اور حضرت ام کلثوم بھی آپ کے یہاں پیدا ہوئی۔ جناب محسن ماں کے پیٹ میں شہید ہوئے۔

رسول کریم ان چاروں بچّوں کو جان سے زیادہ چاہتے تھے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے انتقال کے بعد حضرت علی علیہ السلام نے قرآن پاک جمع کیا اور مسلمانوں میں تبلیغ و ہدایت فرماتے رہے۔ قرآن مجید اور حدیث و تاریخ کی رو سے آپ ہی رسول کے بعد ان کے پہلے خلیفہ ہیں۔

۳۵ ہجری میں آپ کو تمام مسلمانوں نے اپنا حاکم چن لیا اس زمانہ میں آپ کو تین بڑی لڑائیاں لڑنا پڑی۔ جو جمل، صفین، اور نہروان کے ناموں سے مشہور ہیں۔

۱۹ / رمضان ۴۰ ہجری میں آپ کو عین اس وقت جبکہ آپ مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے سجدہ کی حالت میں عبد الرحمان بن ملجم نے تلوار سے زخمی کیا اور ۲۱ رمضان ۴۰ ھ کو آپ کی شہادت ہوئی۔

حضرت علی علیہ السلام بہت بڑے عالم تھے، بڑے بہادر تھے بڑے سخی تھے بڑے عبادت گزار تھے غریبوں کے بڑے ہمدرد تھے۔ اور خود فاقہ کر کے بھی دوسروں کا پیٹ بھرنا ضروری سمجھتے تھے جس زمانے میں آپ ساری اسلامی دنیا کے بادشاہ تھے اس وقت بھی آپ پیوند لگے کپڑے پہنتے اور روکھی سوکھی غذا پر قناعت کرتے۔ آپ کی زندگی سادگی کا ایک اعلیٰ نمونہ تھی۔ اپنی روزی کے لئے آپ باغوں میں مزدوری کرنے سے بھی نہیں ہچکتے تھے۔ اور اس طرح جو تھوڑی بہت آمدنی آپ کو ہو جاتی اسے بھی اللہ کی راہ اور مسلمانوں کی خدمت میں خرچ کر دیتے تھے۔

آپ رسول اللہ صلی علیہ و آلہ وسلم کے پہلے خلیفہ اور جانشین ہیں۔ اللہ کی نگاہ میں آپ کا بڑا مرتبہ ہے۔ قیامت کے دن آپ جنّت اور جہنّم تقسیم کرنے والے ہوں گے۔ آپ ہی حوض کوثر کے ساقی ہوں گے۔ آپ کے دوست جنّت میں جائیں گے اور آپ کے دشمن جنّت کی بو بھی نہیں سونگھ سکیں گے۔

اللہ کی نگاہوں میں آپ کا مرتبہ اس لئے ہے کہ آپ جئے تو اللہ کے لئے اور مرے تو اللہ کے لئے۔ آپ نے محبت کی تو اللہ کے لئے اور جنگ کی تو اللہ کے لئے۔ اللہ نے اس کا یہ بدلہ دیا کہ دنیا میں آپ ایمان والوں کے سردار قرار پائے اور آخرت کے انعام میں کیا کہنا جنّت آپ کی بلکہ آپ کے غلاموں کی ملکیت ہوگی۔

یہ ہے اللہؑ کے دربار میں مجسّم اسلام و ایمان کی شان اور اسلام کے لئے اس کی خدمت کا بدلہ۔
خدا ہمیں بھی آپ کی پیروی میں ایک سچّا مسلمان بننے کی توفیق عطا فرمائے

سوالات

۱۔ حضرت علی کی اولاد کے نام کیا کیا تھے ؟

۲۔ آپ کے کارناموں کو گناؤ ؟

۳۔ آپ کو اتنے مرتبے کیوں ملی ؟

ان الفاظ کے معنی بتاؤ؛

عام الفیل ۔ اسد ۔ پیوند ۔ غذا ۔ شہید ۔ مجسّم ۔ توفیق ۔ ہجرت ۔ احزاب ۔ جمل ۔ صفین ۔ نہروان ۔ عربستان ۔ جوکھم ۔ قناعت ۔ ساقی ۔

سولہواں سبق

حُبّ حیدر ہی مِعیار ایمان ہے

ہر بلندی خرد اور کمالات کی ہے نبی کے لئے یا علیٰ کے لئے
چن لیا اس لئے میں نے باب علی اپنے افکار کی برتری کے لئے

حکم تو مل گیا بندگی کا مگر ہند گی جس کی تھی تھا بعید نظر
خانہ حق کی دیوار نے ٹوٹ کر ایک وسیلہ دیا بندگی کے لئے

حُبّ حیدری معیار ایمان بہر تصدیق بوزر ہے سلمان ہے
سب سے بڑھ کر محمد کا فرمان ہے اور کیا چاہیئے آہ گی کے لئے

میرے مولا کے قبضہ میں لوح و قلم میرا مولا مدار وجود و عدم
میرے مولا کے دوش نبی پر قدم حوصلہ چاہیئے ہمسری کے لئے

میری بالیں پہ بھی ہوگا نور علی میرے مرقد میں بھی ہوگا نور علی
تم نے حیدر سے کیوں دشمنی مول لی اب ترستے رہو روشنی کے لئے

آپ سجدوں پہ سجدے کئے جائیے آپ قرآن دھو کر پئے جائے
جو بھی آئے سمجھ میں کئے جائیے شرط کچھ اور ہے بندگی کے لئے

وہ علی جو دو عالم کا مختار ہے وہ علی جو مشیت کی تلوار ہے

اس کو منظور امت کا ہر وار ہے صرف اسلام کی زندگی کے لئے

سوالات

تیسرا اور چوتھے بند میں شاعر نے کیا کہا ہے ؟ اس کا مطلب بتاؤ ؟

ان الفاظ کے معنی بتاؤ :

خرد ۔ باب ۔ افکار ۔ برتری ۔ بعید ۔ خانہ ۔ وسیلہ ۔ حب معیار ۔ تصدیق ۔ لوح ۔ وجود ۔ مدار ۔ عدم ۔ دوش ۔ بالیں ۔ مرقد ۔ مشیت ۔ ہمسری ۔

سترہواں سبق

حضرت فاطمہ زہرا

ولادت : ۲۰/جمادی اشانیہ ۴ بعثت　　　وفات : ۳۳/جمادی الشانیہ ۱۱ھ

مقام ولادت : مکہ مکرّمہ　　　مزار اقدس : جنت البقیع[مدینہ منورہ]

والد کا نام : حضرت محمد مصطفیٰ　　　والدہ کا نام : خدیجہ بنت خویلد

اسلام کی شہزادی حضرت فاطمہ زہرا ولیہا السلام بعثت کے پانچویں سال یعنی ہجری سن شروع ہونے سے ۸ سال پہلے ۲۰ جمادی الشانیہ کو پیدا ہوئی اسی سال خائنہ کعبہ کی دوبارہ تعمیر ہوئی۔

۷ بعثت میں اللہؐ کی آخری رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہؐ علیہ و آلہ و سلم کو جب ان کے چاہنے والے اور خاص ہمدردوں کے ساتھ شعب ابی طالب میں کفار مکہ نے قید کیا تو اپنی ماں آجدیجہ کی گود میں چند سال کی ننھی سی جان فاطمہ زہرا بھی ماں باپ کے ساتھ قید کی سختیاں جھیلنے کے لئے گئیں۔ اور ۹ بعثت میں جب قید سخت سے رہائی ہوئی تو چند ہفتوں کے بعد آپ کی والدہ حضرت خدیجہ کا انتقال ہو گیا۔ اور اب باپ کی شفقت کے علاوہ ماں کی محبت بھی حضرت فاطمہ کو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہؐ و آلہ و سلم سے ملتی تھی۔ اللہؐ کے محبوب رسول کفار مکہ کے ہاتھوں زخمی ہو کر جب گھر میں آتے تو چاہنے والی بیٹی زخمی باپ کو دیکھ کر رو پڑتی اور زخموں سے خون کو صاف کر لے مرہم پٹی کرتی۔ کئی مرتبہ حضرت فاطمہ زہرا نے اپنے شفیق باپ کی گردن سے کفار کے پھنکے ہوئے اوجھڑیوں کے پھندے کھولے اور آپ کے اوپر سے اونٹوں کی غلاظت کو دور کیا۔

اللہؐ کے پیارے رسول نے جب ہجرت فرمائی تو اپنی پیاری بیٹی فاطمہ کو ساتھ نہ لے جا سکے بلکہ آپ فاطمہ بنت اسد اور دوسری بیبیوں کے ساتھ حضرت علی کے ہمراہ مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ آئیں تو قبا میں بیٹی نے شفیق باپ سے ملاقات کی۔

مدینہ پہنچ کر اللہؐ کے محبوب رسول نے اپنی پیاری اور اکلوتی بیٹی کی شادی خدا کے حکم سے اپنے چچا زاد بھائی حضرت علی سے کر دی۔ شادی اس سادگی سے ہوئی جو اسلام کے شایان شان تھی۔ جہیز میں مٹی کے برتن، آٹا پیسنے کی

چکّی اور لیف خرما کے گدّے اور تکیے دئے گئے۔ مالک کائنات کی اکلوتی بیٹی کا کل یہی جہیز تھا۔ جو حضرت علی کی دی ہوئی مہر کی رقم سے فراہم کیا گیا تھا۔

نجران کے عیسائیوں کے مقابلے میں خدا کے رسول جب مباہلہ کے لئے تشریف لے گئے تو خدا کے حکم سے اپنی چہیتی اور اکلوتی بیٹی حصرت فاطمہ زہرا کو بھی لے گئے تھے۔

آیہ تطہیر آپ ہی گھر میں اس وقت اتری جب پنجتن آپ ہی کی چادر میں جمع تھے۔ آپ کی پانچ اولادیں ہوئیں۔ حضرت حسن اور حسین آپ کے دونوں فرزند امام ہوئے۔ جناب زینب جناب ام کلثوم آپ کی بیٹیاں تھیں جنہوں نے واقعہ کربلا میں بڑے بڑے کام کئے۔

آپ کے آخری بیٹے جن کا نام پیدا ہونے سے پہلو ہمارے رسول نے محسن رکھا تھا وہ پیدا ہونے سے پہلو ہی ماں کے پیٹ میں شہید ہو گئے اور جناب فاطمہ نے بھی اس کے بعد اسی بیماری اور زخم کی وجہ سے انتقال کیا۔ جو دشمنوں کے ہاتھوں آپ کو پہونچا تھا۔

سوالات

۱۔ جناب فاطمہ زہرا کب پیدا ہوئیں ؟

۲۔ رسول خدا کو زخمی دیکھ کر جناب معصومہ کیا کرتی تھی ؟

۳۔ آیہ تطہیر کہاں اور کب نازل ہوئی ؟

ان الفاظ کے معنی بتاؤ :

شعب ۔ شفقت ۔ مباہلہ ۔ فاطمہ ۔ قبا ۔ لیف ۔ نجران ۔ جہیز۔ بعثت ۔ ہمراہ ۔ مہر ۔

اٹھارہواں سبق

مادرِ ائمہ

نبی کی بیٹی، علی کی زوجہ، کنیز حق، مادر ائمہ
جہاں میں کوئی نہ ایسی بیٹی، نہ ایسی مادر نہ ایسی زوجہ
کئے ہیں دنیا میں کام جیسے، خدا نے بخشے ہیں نام ویسے
بتول، صدیقہ، زہرا، عزرا، محدَّثہ، طاہرہ، زکیّہ

لباس سادہ، مکان سادہ، مزاج دینی، کلام شیریں
زباں پہ تسبیح، لب پہ قرآن، زمین پہ بسترہ، خدا پہ تکیہ
نماز کی شان اللہ اللہ، ہے دین کی سبحان اللہ اللہ
زمین پہ محوِ نماز زہرا، فلک پہ نورِ جبین کا جلوہ

یہ سبتیاں سب ہیں فاطمہ کی، نجف، خراساں، مکہ، خضرا
دمشق، سامرہ، کربلا، قم، مدینہ و کاظمین و کوفہ
انہیں کے ایثار اور کرم کے بشر بھی شاہد ملک بھی شاہد
نبی بھی شاہد، خدا بھی شاہد، گواہ ہے ھل اتیٰ کا سورہ

جہادِ شبیر صلح شبیر، وقار کلثوم، عزم زینب
ہر ایک کردار بے بدل ہے، ہر ایک میں ہے فاطمہ کا جلوہ

سبق زمانے کی عورتوں نے حیا و غیرت کا ان سے سیکھا
انہیں کا احسان ہے کہ اب تک جہان میں ہے رواج پردہ
مصیبتوں کے پہاڑ توٹے مگر تھا شکرِ خدا زباں پر
ہسی خوشی زندگی بسر کی، لبوں پہ آئے کبھی نہ شلوہ
کبھی کوئی خالی ہاتھ پلٹا نہ دخترِ مصطفیٰ کے در سے

ہر ایک سائل کی جھولی بھردی، گزر گیا اپنے گھر میں فاقہ
یہ مالکہ ہیں وہ خادمہ ہے مگر شرف ہے یہ تربیت کا
کہ شاہزادی کے نام کے ساتھ لے رہا ہوں میں نامِ فضہ
کنیز ہے یہ مگر اسی سے حدیث و قرآن کی بات پوچھو
یہ فیض تعلیم فاطمہ ہے، کہ خاک سے بن گئی ہے فضہ

سوالات

چھٹے شعر کا مطلب بتاؤ ؟

الفاظ کے معنی بتاؤ:

مادر ۔ ائمہ ۔ زوجہ ۔ بتول ۔ صدیقہ ۔ زہرا ۔ عزرا ۔ محدثہ ۔ طاہرہ ۔ زکیہ ۔ شیریں ۔ تکیہ ۔ محو ۔ جبیں ۔ خضرا ۔ ھل اتیٰ ۔ فِضّہ ۔ فیض ۔ بسر کرنا ۔ جلوہ ۔ وقار ۔ عزم ۔

انیسواں سبق

امام حسن علیہ السلام

ولادت	: ۱۵ رمضان ۳ ہجری	شہادت	: ۲۸/ صفر ۵۰ ہجری
مقام ولادت	: مدینہ منورّہ	مزار اقدس	: جنت البقیع [مدینہ منورہ]
والد کا نام	: حضرت علی علیہ السلام	والدہ کا نام	: حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا

امام حسن علیہ السلام ہمارے دوسرے امام ہیں۔ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے نواسے تھے اور نبی کریم آپ سے بڑی محبت فرماتے تھے اللہ کی نگاہ میں آپ کا بڑا رتبہ ہے آپ جنت کے جوانوں کے سردار ہیں اور آپ کی محبت خود اللہ تعالیٰ نے تمام مسلمانوں پر واجب کی ہے۔

آپ سر سے سینہ تک بالکل رسول اللہ کی تصویر تھے۔

آپ بڑے صابر امام تھے۔ اگر کوئی دشمن آپ کے منھ پر کوئی برا کہتا تب بھی آپ خاموش رہتے۔ یہی نہیں بلکہ اس کی خدمت کرتے اس پر احساں فرماتے اور اس طرح محض اپنے اخلاق سے اس کا دل جیت لیتے تھے۔

حضرت علی علیہ السلام کی شہادت کے بعد آپ کو پوری اسلامی دنیا کی بادشاہت ملی، عراق، عرب، ایران، یمن اور مصر کی بادشاہت لیکن زامنہ میں اسلام کے دشمنوں نے سر اٹھایا اور یہ چاہا کہ اسام کو مٹا دیں، اللہ کی زمین سے اللہ کا نام مٹ جائے آپ نے ایک محافظ کی حیثیت سے محض اسلام کو بچانے کے لئے اپنی بڑی بادشاہت کو ٹھوکر ماردی اور اسلام کی تبلیغ کا کام سنبھال لیا۔ آپ نے دولت، حکومت، اور خزانہ سب کو چھوڑ دیا۔ تاکہ اسلام کو بچا لیں اور آپ کی اس عظیم قربانی کا یہ نتیجہ نکلا کہ اسلام باقی رہا اور آج اللہ کا سچا اور اچھا دین دنیا میں موجود ہے۔ آپ بڑے بہادر تھے ایک مرتبہ صیفن کی لڑائی میں آپ نے دشمنوں پر حملہ کیا، دشمن کے پاس ایک لاکھ سے زیادہ سپاہی موجود تھے۔ لیکن آپ ذرا بھی نہیں ڈرے۔ اور ایسا سخت حملہ کیا کہ لشکر میں بھگدڑ مچ گئی۔ اور آپ دشمن کے خیمہ تک پہونچ گئے۔ بڑے بڑے بہادروں نے اس موقع پر آپ کی بہادری کا لوہا مان لیا۔

آپ بڑے سخی تھے۔ کئی مرتبہ آپ نے اپنا سارا سامان اللہؐ کی راہ میں تقسیم کر دیا۔ آپ کا دروازہ ہمیشہ غریبوں کے لئے کھلا رہتا تھا جو آتا مالا مال ہو کر جاتا۔ دن بھر غریبوں اور مسافروں کی دعوت کا سلسلہ جاری رہتا اور آپ کے در سے کوئی محروم نہیں پلٹتا۔

آپ نے پچیس حج پاپیادہ کئے۔

آپ نے اللہؐ اور اسلام کے لئے یہی نہیں کہ اپنی بادشاہت چھوڑ دی بلکہ اللہؐ کی راہ میں اپنی جان بھی قربان کر دی۔ چنانچہ آپ کو زہر دیا گیا۔ جس سے آپ شہید ہو گئے۔

امام حسن علیہ السلام نے ہمیں بتایا کہ ایک سچّے مسلمان کو نہ جان پیاری ہوتی ہے اور نہ مال۔ اسے تو بس اللہؐ اور اسلام سے پیار ہوتا ہے اور وہ اللہؐ کا نام اونچا رکھنے اور اسلام کو زندہ رکھنے کے لئے سب کچھ قربان کر سکتا ہے۔ اللہؐ نے بھی آپ کی اس قربانی کی پوری قدر کی۔ آپ نے اللہؐ کے لئے دنیا کی بادشاہت چھوڑ دی۔ اللہؐ نے آپ کو جنت کی بادشاہت عنایت کر دی۔ آپ نے اللہؐ کی محبت میں اپنی جان قربان کر دی۔ اللہؐ نے آپ کی محبت کو ایمان کا جزو قرار دے دیا ہے۔ اللہؐ کے دربار سے ایک واقعی محفظ اسلام کا صلہ۔

مدینہ میں ایک قبرستان ہے جسے جنت البقیع کہتے ہیں۔ آپ کی قبر اسی قبرستان میں ہے۔یہیں آپ کی والدہ حضرت فاطمہ زہرا کی قبر بھی ہے سچّے مسلمان مدینہ جاتے ہیں تو رسول اللہؐ کے مزار کی زیارت کے بعد آپ کی زیارت کے لئے بھی حاضر ہوتے ہیں۔

سوالات

۱۔امام حسن نے کیوں صلح کر لی ؟

۲۔شب کی شجاعت کا واقع سناؤ ؟

۳ آپ کی قبر کہاں ہے ؟

ان الفاظ کے معنی بتاؤ :

صابر ۔ احسان ۔ عظیم ۔ پاپیادہ ۔ مزار ۔ محافظ ۔ صفیہ ۔

بیسواں سبق

صُلح حسن علی السلام

صلح خوشبوئے محبت ہے گلستاں کے لئے　　روح تہذیب ہے اس عالم امکاں کے لئے
صلح اللہ حجت ہے ہر انسان کے لئے　　صلح معیار شجاعت ہے مسلماں کے لئے
کار فرار ہی نہیں یہ بھی ہے کرار کا کام
اہل حق صلح سے لے لیتے ہیں تلوار کا کام
صلح شبنم ہی نہیں برق شرربار بھی ہے　　صبر خاموش بھی ہے جرات انکار بھی ہے
خنکی بزم بھی ہے گرمی پیکار بھی ہے　　صلح ایماں کے لئے فتح کا معیار بھی ہے
جب کمین گاہوں سے ناوک فگنی ہوتی ہے
پردہ صلح میں خیبر شکنی ہوتی ہے
صلح آئینہ اخلاق و وفا ہے یارہ　　صلح اسلام کے چہرے کی ضیا ہے یارہ
صلح بھی جرات و ہمت کی ادا ہے یارہ　　صلح بھی کفر سے اک طرز وغا ہے یارہ
صلح کب زور الہیٰ کی طلبگار نہیں
فرق اتنا ہے کہ اس تیغ میں جھنکار نہیں
سبط اکبر ترا انداز وغا کیا کہنا　　زندہ با داے حسنؑ سبز قبا کیا کہنا
زور با زوئے شہ عقدہ کشا کیا کہنا　　اس خموشی پہ ہر انداز فدا کیا کہنا

زلزلے آنے لگے بزم جفا کوشی میں
کربلا بول رہی تھی تری خاموشی میں
تو نے بتلای دولت نہیں حق کا مقصود　　منحصر صرف حکومت پہ نہیں دیں کا وجود
کثرت فوج سے ہوتی نہیں ایماں کی نمور　　مال اور زر کو سمجھتے ہیں جو اپنا معبود
تخت اور تاج ہیی ان اہل سیاست کے لئے

بوریا کافی ہے نانا کی خلافت کے لئے

صلح ٹھوکر ہے منافق کی سیاست کے لئے صلح اک ضرب ہے باطل کی حکومت کے لئے

صلح آئینہ ہے ہر چشم بصیرت کے لئے صلح ہوتی ہے مشیت کی ضرورت کے لئے

کفر و اسلام کی پہچان نہیں ہے تجھ کو

معترض ! صلح کا عرفان نہیں ہے تجھ کو

ان الفاظ کے معنی بتائے۔

ضرب ۔ فرار ۔ ثربار ۔ پیار ۔ کمیگاہ ۔ ناوک فگنی ۔ ضی ۔ دغا ۔ سبز قبا ۔ نمود ۔ عقدہ کشا ۔ چشم ۔ بصیت ۔ معترض ۔ عرفان ۔ خسکی ۔ سبط ۔ روح ۔ تی ۔ سبط اکبر ۔ آخری بند کا مطلب بتائی

اکیسواں سبق

امام حسینؑ علیہ السلام

ولادت : ۳/شعبان ۴ ہجری شہادت : ۱۰/محرم ۶۱ ہجری

مقام ولادت : مدینہ منوّرہ مزار اقدس : کربلائے معلّیٰ

امام حسین علیہ السلام ہمارے پاک نبی کے نواسے اور حضرت علی علیہ السلام کے فرزند تھے۔ آپ امام حسن علیہ السلام کے چھوٹے بھائی تھے آپ بھی امام حسن علیہ السلام کی طرح جنت کے سردار اور مسلمانوں کے امیر ہیں۔ آپ کے جسم کا حصّہ سینہ لے نیچے سے پیروں تک رسول کے حصّہ جسم سے بہت مشابہ تھا۔

نانا رسول اللہؐ اپنے دونوں نواسوں سے بے حد محبت کرتے تھے اللہؐ بھی ان دونوں سے بے حد محبت کرتا ہے۔ چنانچہ ان کی محبت ہی ایمان کہلاتی ہے۔

امام حسین علیہ السلام کی زندگی میں ایک مو ایسا آگیا کہ دشمنوں نے سا سلام مٹا دینے کی ٹھان لی۔ امام اس وقت مدینہ میں تھے۔ آپ نے جیسے ہی یہ حالت دیکھی ایک سچّے امام کی حیثیت سے یہ فیصلہ کر لیا کہ میں مر جاؤں گا لیکن اسلام کو نہیں مرنے دونگا۔ میں خود مٹ جاؤنگا لیکن اللہؐ کا نام نہیں مٹنے دونگا۔ چنانچہ آپ نے بچّوں، عزیزوں، اور دوستوں کو ساتھ لے کر اور مدینہ چھوڑ کر عراق روانہ ہو گئے۔ کربلا میں دسمنوں نے آپ کو چاروں طرف سے گھیر لیا۔ آپ کے لشکر میں بڑھے، جوان، اور بچّے ملا کر بہتر آدمی تھے۔ اور دشمن تین ہزار تھے لیکن آپ نے ہمت نہیں ہاری اور اسلام کے لئے جان قربان کرنے پر تیار ہو گئے۔

محرم کی چوتھی تاریخ سے آپ پر پانی بند کر دیا گیا ساتویں تاریخ سے قحط آب ہو گیا۔ بچّے پیاس سے بلکنے لگے۔ لیکن اللّٰ اور اسلام کی خاطر آپ نے یہ مصیبت بخوشی برداشت کر لی اور دسویں محرم کو کربلا کی سرزمین پر اللہؐ اور اسلام کے لئے آپ نے انسانی تاریخ کی سب سے بڑی قربانی پیش کر دی۔

آپ کے جاں نشار ساتھی تین دن کے بھوکے پیاسے مسلمان بڑی بہادوری کے ساتھ لڑتے ہوئے اسلام پر نثار ہع گئے۔ آپ کے بھائی حضرت عباس کے شانے کٹ گئے۔ آپ کے بھتیجے قاسم کی لاش پامال کر ڈالی گئی۔ آپ کے جوان فرزند حضرت علی اکبر کا سینہ برچھی سے چھد گیا۔ لیکن آپ نے اللہؐ کی محبت اور اسلام کی بقا کے لئے ھ سارے مصائب

برداشت کئے۔ آخر کار عصر کے وقت خود آپ کو بھی سجدہ کی حالت میں بھوکا پیاسا ذبح کر ڈالا گیا۔ آپ کا مال و اسباب لوٹ لیا گیا۔ آپ کے خیمے جلا دئے گئے۔ آپ کے گھر کی عورتوں کے سروں سے چادریں چھین لی گئی۔ آپ کے بیمار بیٹے امام زین العابدین علیہ السلام اور عورتوں کو قید کر کے کربلا سے کوفہ اور کوفہ سے شام لے جایا گیا۔ غرض آپ پر ہر طرح کی مصیبت ٹوٹی لیکن آپ نے اللہؑ اور اسلام کے لئے سب کچھ برداشت کیا اور آج اگر دنیا میں اسلام زندہ ہے تو یہ آپ کی اسی قربانی کا صدقہ ہے۔

امام حسین علیہ السلام ایسے بہادر تھے کہ تین دن کی بھوک پیاس کے باوجود ہزاروں کے لسکر سے اکیلے لڑے۔ آپ ایسے نمازی تھے کہ آپ کا سر بھی سجدہ خالق میں تن سے جدا کیا گیا۔ اور اللہؑ کے ایسے چاہنے والے تھے کہ آپ نے اپنی اور اپنی اولاد کی جانیں بھی اسلام پر قربان کر دیں۔

امام حسین علیہ السلام کربلا جا رہے تھے۔ راستہ میں ایک ہزار دشمنوں نے آپ کا راستہ روکا۔ یہ دشمن اس وقت پیاسے تھے اور ان کے پاس پانی نہیں تھا۔ آپ نے نہ صرف یہ کہ ان ایک ہزار آدمیوں کو پانی پلایا بلکہ ان کے گھوڑوں کو بھی سیراب کیا۔ آپ جانتے تھے کہ آگے چل کر پانی نہیں ملےگا اور آپ کو اور آپ کے بچّوں تک کو پیاسا رہنا پڑے گا۔ لیکن آپ نے اپنی پیاس قبول کی مگر اپنے دشمنوں کی پیاس بجھا دی۔ یہ تھی وہ سچّی انسانیت جس کی تعلیم ہمارے اماموں نے ہمیں دی ہے۔ خود دھوکہ جھیل کر دوسروں کی مدد کرنا ہی انسانیت ہے۔ ور ہمارے امام اسی کی تعلیم دیتے رہے ہیں۔

اللہؑ ہمیں بھی اس سچّی انسانی ہمدردی کی توفیق عطا فرمائے۔

سوالات

۱۔ امام حسین کے صفات کیا تھے ؟

۲۔ کربلا میں آپ کے ساتھ کیسے حضرات تھے ؟

۳۔ کربلا کے مصائب کیا کیا تھے ؟

۴۴۔ امام حسین نے مصائب کیوں برداشت کئے ؟

۵۵۔ کربلا سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے ؟

معنی بتاؤ۔

توفیق ۔ مشبہ ۔ جاں نثار ۔ سیراب ۔ صدقہ ۔ آجر کار ۔ مصیبت ۔

بائیسواں سبق

کربلائے معلّیٰ

انسان اس حسینؑ کی تعریف کیا کرے
جس کے پدر نے کعبہ کو کعبہ بنا دیا
بھائی نے جس کے لے کے علم خوش جنگ میں
اتنا کیا بلند کہ طوبےٰ بنا دیا
بچّوں نے جس کے معرکہ کارزار میں
مرنے کو ایک کھیل تماشا بنا دیا
جس کے سپاہیوں نے کئی دن کی بھوک میں
تیغ و تیز کو منھ نوالہ بنا دیا
خود جس نے دوپہر میں ہمیشہ کے واسطے
جنگل کو کربلائے معلےٰ بنا دیا

ان الفاظ کے معنی بتاؤ۔

معلیٰ ۔ طوبی ۔ تیغ ۔ تبر ۔ معرکہ ۔ کارزار۔

تیسواں سبق

امام علی زین العابدین علیہ السلام

ولادت: ۱۵/ جمادی الاعلیٰ ۳۸ھ شہادت: ۲۵/ محرم ۹۵ھ

مقام ولادت: مدینہ منورہ مزار اقدس: جنت البقیع [مدینہ منورہ]

اللہ نے انسان کو عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔ اس لئے اللہ کا ہر اچھ ار سچّا بندہ اللہ کی عبادت فرض سمجھتا ہے عبادت سے انسان کا درجہ بلند ہوتا ہے، اس کی روحانیت ترقی کرتی ہے۔ اور اللہ اس سے خوش ہوتا ہے۔

انبیا اور ائمہ کی عبادت کا تو کیا کہنا۔ وہ تو عبادت میں کمال رکھتے تھے، لیکن عبادت کی خصوصیت سے یہ ہمارے چوتھے امام حضرت زین العابدین علیہ السلام کہلاتے ہیں۔

امام زین العابدین علیہ السلام کا اصلی نام علی تھا۔ آپ امام حسین علیہ السلام کے بیٹے تھے۔ آپ کی والدہ کا حضرت شہربانو ایران کی شہزادی تھی۔ آپ دنیا میں زین العابدین اور سید سجاد کے لقب سے مشہور ہیں۔ زین العابدین کے معنی ہیں عبادت گزاروں کی زینت، سجاد کے معنی ہیں بہت زیادہ سجدہ کرنے والا۔ آپ اتنی عبادت کرتے تھے کہ آج تک دنیا آپ کو زین العابدین اور سید سجاد کے لقب سے یاد کرتی ہے۔

ایک مرتبہ آپ نماز پڑھ رہے تھے کہ مکان میں آگ لگ گئی آپ اسی جلتے ہوئے مکان میں اطمینان سے نماز پڑھتے رہے۔ پڑوسیوں نے چلّانا شروع کیا۔ لیکن آپ نے کوئی پرواہ نہیں کی۔ اور اطمینان سے نماز ختم کی۔ اتنی دیر میں آگ بجھائی جا چکی تھی۔ لیکن آپ مصّلے پر ہی تھے۔ لوگوں نے آکر پوچھا۔ "یا امام وہ کون سی چیز تھی جس نے آپ کو جلتے ہوئے مکان میں بھی نماز جاری رکھنے دی"۔

آپ نے جواب میں فرمایا۔ "جہنم کی آگ"

امام علیہ السلام کے دروازہ پر ایک سائل آیا۔ اور اس نے سوال کیا امام فورًا باہر آئے اور اس کے ہاتھوں پر ایک تھیلی رکھ دی اور فرمایا "کہ جب کوئی غریب تم سے سوال کرتا ہے تو اس کے ہاتھ پر اللہ کا ہاتھ ہوتا ہے۔ لہزا اسے ذلیل نہ سمجھو"

غریبوں کی امداد کی کتنی اچھی اور پیاری تعلیم ہے یہ۔

اللہ ہمیں بھی غریبوں کی امداد کا جزبہ عنایت فرمائے۔

امام زین العابدین علیہ السلام ولید کے حکم اور ہشّام ابن عبد الملک کے ذریعہ زہر سے شہید کئے گئے۔ آپ جنت البقیع میں اپنے چچا امام حسن علیہ السلام کے پاس دفن ہیں۔

سوالات

۱۔ چوتھے امام کو زین العابدین کیوں کہتے ہیں ؟ ان کا نام بتاؤ۔

۲۔ آپ کی والدہ کون تھیں ؟

۳۔ آپ نے نماز کیوں نہیں توڑی ؟

۴۔ سجاد کے معنی کیا ہیں ؟

۵۔ امام نے سائل کے سوال کو فوراً کیوں پورا کر دیا ؟

ان الفاظ کے معنی بتاؤ۔

عابد۔ سجّاد۔ زینت۔ ذلیل۔ ابن۔ فرض۔ ائمّہ۔ لقب۔

چوبیسواں سبق

خطیبِ شام

اس کا کرم بے حساب اس کی عطا بے شمار
در پہ لگی رہتی ہے جس کے ملک کی قطار
جس کے ہر اک خطبے سے ٹوٹے یزیدی طلسم
جس کا ہر اک حرف حرف بن گیا اک ذوا الفقار
حلقہء زنجیر سے جس کے جہاں نے سنی
دین خدا کی صدا فکر بشر کی پکار
احمد مختار کا آئینہ زندگی
یعنی نئی شکل میں رحمت پروردگار
وارثِ علم علیؑ حامل نطق حسنؑ
مقصد شبیر کا مستقل اک ذمہدار
شان علیؑ کا خطیب فتح پدر کا نقیب
زینبؑ کبریٰ کا دل دین نبیؐ کا قرار
فتح کے انداز پر جس کے ہیں دو دو گواہ
کوفے کے ٹوٹے محل شام کے اجڑے دیار

ان الفاظ کے معنی بتاؤ:۔

خطیب ۔ کرم ۔ عطا ۔ طلسم ۔ حلقہ ۔ صدا ۔ بشر ۔ حامل ۔ نطق ۔ فتح ۔ پدر ۔ نصیب ۔ دیار ۔ خطیب شام ۔ ملک ۔

پچیسواں سبق

امامِ محمد باقر علیہ السلام

ولادت : یکم رجب ۵۷ھ شہادت : ۷/ ذی الحجہ ۱۴ ھ

مقام ولادت : مدینہ منورہ مزار اقدس : جنت البقیع [مدینہ منورہ]

امام محمد باور علیہ السلام امام زین العابدین علیہ السلام کے بیٹے تھے۔ آپ کی والدہ کا نام فاطمہ بنتِ امام حسن تھا۔ آپ امام حسین علیہ السلام کے پوتے تھے اور امام حسن کے نواسے تھے۔

امام محمد باور علیہ السلام کا لقب باور ہے جس کا مطلب ہے چھپے ہوئے علوم کو ظاہر کرنے والے۔ چونکہ امام علیہ السلام نے دنیا میں دین اور شریعت کے علوم کثرت کے ساتھ پھیلائے اس لئے آپ باقر کہلاتے ہیں۔

ایک مرتبہ گرمی کا موسم تھا، عرب کی چلچلاتی ہوئی دھوپ میں لوگوں نے دیکھا کہ امام محمد باور علیہ السلام جو اس وقت بہت بوڑھے ہو چکے تھے گرمی اور دھوپ کی پروا کئے بغیر زراعت کے کاموں میں مشغول ہیں۔ اس پر ایک شخص کو بڑا تعجب ہوا اور اس نے عرض کیا " مولا آپ بوڑھے ہیں اور اس سخت گرمی میں بھی کاروبار کر رہے ہیں، اگر ایسی حالت میں آپ کو موت آگئی تو کیا ہوگا "؟

آپ نے جواب میں فرمایا ۔" اگر اس وقت مجھے موت آجائے تو میں ایسی حالت میں مروں گا جب میں اللہ کا ایک حکم پورا کرنے میں مصروف ہوں میں ایک ایسا کام کر رہا ہوں جس سے میں اور میرے بچّے رزق پایں گے اور ہمیں جو کچھ ملے گا۔ اللہؐ سے ملے گا۔ ایسی حالت میں مجھے موت کا ڈر کیوں ؟ البتہ میں اس وقت موت سے ڈروں گا جب میں کوئی گناہ کروں "۔

اپنی روزی کمانے اور محنت کے ساتھ کاروبار کرنا، اللہ کا حکم ہے اور امام علیہ السلام نے اس حکم پر عمل کر کے ہمیں بھی محنت کی ہدایت کی ہے آپ نے ہمیں بتایا کہ اگر ایمان داری کے ساتھ زراعت کرتے ہوئے موت آ جائے تو یہ موت عبادت کی حالت میں ہوگی۔

محنت اور زراعت کی کتنی اچھی عملی تعلیم دی ہے امام نے۔

امام محمد باور علیہ السلام ہشام بن عبد الملک کے حکم سے زہر سے شہید کیئے گئے اور جنت البقیع [مدینہ] میں دفن ہیں۔

سوالات

١ ۔ امام محمد باقر کی نسبی خصوصیت کیا ہے ؟
٢۔ آپ کو باقر کیوں کہتے ہیں ؟
٣۔ محنت کی موت آپ کی نظر میں کیسی تھی ؟
٤۴۔ آپ کس انداز سے محنت فرماتے تھے ؟

ان الفاظ کے معنی بتاؤ ؟

لقب ۔ باقر ۔ زراعت ۔ مصروف ۔ چلچلاتی ۔ شریعت ۔

چھبیسواں سبق

امام جعفر صادق علیہ السلام

ولادت : ۱۷/ربیع الاول۸۳ھ شہادت : ۱۵/ شوال ۱۴۸ھ

مقام ولادت : مدینہ منورہ مزارِ اقدس : جنت البقیع[مدینہ منورہ]

امام جعفر صادق علیہ السلام نے اسلام کی بڑی خدمت انجام دی ہے۔ آپ نے اسلام کی شریعت عالم کی اسی لئے ہماری شریعت کو شریعت جعفری کہا جاتا ہے۔

مدینہ میں قحط پڑا۔ اس وقت امام علیہ السلام کے پاس کافی اناج موجود تھا۔ آپ نے یہ حکم دیا کہ یہ اناج بہت کم قیمت پر بیچ ڈالو۔ لوگوں نے کہا اس وقت اناج بیچ ڈالنا مناسب نہیں ہے۔ اگر اناج ختم ہو گیا تو ہمیں بھوک کے رہنا پڑے گا۔ اور پھر مہنگے داموں میں خریدنا پڑے گا۔ امام نے ارشاد فرمایا یہ نہیں ہو سکتا کہ ہمارے پاس اناج ہو اور مسلمان بھوک کے مریں یا غریبوں کو مہنگائی کا شکار ہونا پڑے۔ چنانچہ سارا اناج سستے داموں پر فروخت کر دیا گیا جس سے قحط کی پریشانی دور ہو گئی۔

امام علیہ السلام کے بیٹے اسمائیل بیمار پڑے تو امام بہت پریشان اور رنجیدہ نظر آتے تھے۔ اسی بیماری میں اسمائیل کا انتقال ہو گیا اب جو لوگوں نے امام کو دیکھا تو آپ بالکل مطمئن اور پر سکون نظر آتے تھے لوگوں نے پوچھا " مولا جب اسمائیل بیمار تھے تو آپ رنجیدہ بھی تھے اور پریشان بھی۔ اب جو ان کا انتقال ہو گیا ہے تو آپ مطمعین نظر آتے ہیں آجر ایسا کیوں "؟

آپ نے جواب میں فرمایا کہ ہم آلِ محمد اس وقت تو پریشان ہوتے ہیں جب ہمیں مصیبت نظر آتی ہے، لیکن جب آجاتی ہے تو ہم اس پر صبر کرتے ہیں۔

ایک مرتبہ امام کھانا کھا رہے تھے۔ ایک کنیز شوربہ کا پیالہ لے کر آئی لیکن اتفاق سے اس کا پیر پھسل گیا اور شوربہ امام پر گرا۔ کنیز گھبرا گئی۔ لیکن امام نے اس سے کچھ نہیں کہا بلکہ اسے آزاد کر دیا۔ امام جعفر صادق علیہ السلام کو ایک بڑے کنبہ کی پرورش کرنا پڑتی تھی۔ ایک پیسہ نہیں رہا۔ آپ کو بلا کر پوچھا کہ اب گھر میں کتنی رقم ہے؟ انہوں نے جواب دیا "ستر درہم " امام جعفر صادق علیہ السلام نے حکم دیا کہ یہ ساری رقم اللہ کی راہ میں تقسیم کر دو۔

سب لوگ حیران تھے۔ جو کچھ رہا سارا پیسہ گھر میں تھا وہ خیرات کر دیا گیا۔ اب اتنے آدمیوں کے کھانے کا کیا بندوبست ہوگا؟ دو چار روز کے بعد ایک آدمی آیا اور اس نے امام جعفر صادقلیہ السلام کو سات سو اشرفیاں پیش کیں۔ امام نے بیٹے کو بلا کر فرمایا، دیکھو تم نے ستر درہم اللہؑ کی راہ میں دئے۔ اللہؑ نے اس کے کئی سو گنے زیادہ تم کو دئے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میرے پدر مزرگوار امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے تھے کہ اللہؑ سے تجارت کرو، جو کچھ اللہؑ کی راہ میں دوگے۔ اللہؑ اس کے بدلہ میں تم کو کئی گنا زیادہ دیگا۔

امام جعفر صادق علیہ السلام کو منصور عباسی نے زہر سے شہید کیا۔ اور جنت البقیع مدینہ میں دفن ہوئے۔

سوالات

۱۔ امام کی سجاعت کا کیا عالم تھا؟

۲۔ امام کو خدا پر کس قدر بھروسہ تھا؟

۳۔ خدا سے تجارت کا کیا مطلب ہے؟

٤۴۔ آپ نے کنیز کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

ان الفاظ کے معنی بتاؤ:۔

قحط ۔ صادق ۔ فروخت ۔ بندوبست ۔ کنیز۔ جعفر۔ خیرات ۔ حیران ۔ منصور عباس۔

ستائیسواں سبق

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام

ولادت : ۷/ صفر ۱۲۸ھ شہادت : ۲۵/ رجب ۱۸۳ھ

جائے ولادت : ابوائ مزار اقدس : کاظمین

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام ہمارے ساتویں امام تھے۔ آپ کاظم کہلاتے ہیں۔ کاظم کے معنی ہیں غصّہ کو پی جانے والا۔ امام علیہ السلام بڑے صابر اور حلیم تھے۔ دشمنوں پر بھی غصّہ نہیں فرماتے تھے اسی لئے دنیا آپ کو کاظم کے لقب سے یاد کرتی ہے۔ آپ کے زمانے میں ایک بادشاہ تھا جس کا نام ہارون رشید تھا۔ اس نے آپ کو چودہ سال قید خانہ میں بند رکھا اور آخر زہر دے کر شہید کرا دیا۔

ایک مرتبہ کسی نے آپ سے کہا کہ فلاں آدمی آپ کی برائیاں کرتا ہے اور آپ کا دشمن ہے۔ آپ نے فوراً اس شخص کو ایک ہزار روپے کی تھیلی بھیج دی۔ اسے جب بڑائی کا بدلہ بھلائی سے ملا تو بہت شرمندہ ہوا۔ اور پھر امام کی برائی کرنا بند کردی۔

امام علیہ السلام بڑے حق گو اور صاف گو تھے۔ ایک مرتبہ ہارون نے آپ کو بلا بھیجا۔ آپ تشریف لے گئے تو بادشاہ نے پوچھا آپ مجھ سے ملنے کیوں نہیں آتے ؟ آپ نے بڑی صفائی سے ارشاد فرمایا ۔"مجھے تمہارے پاس آنے سے دو چیزیں روکتی ہیں ایک تمہاری بادشاہت اور دوسرے تمہاری دنیا سے محبت " بادشاہ نے یہ جواب سنا تو شرمندہ ہو گئے۔

امام علیہ السلام سے ہارون نے کہا۔" میں بادشاہ ہوں " آپنے جواب میں فرمایا کہ "ہاں تم بادشاہ ہو اور تلوار کی طاقت سے لوگوں کے سر تمہارے سامنے جھکتے ہیں میں امام ہوں اس لئے لوگوں کے دل میرے سامنے جھکتے ہیں۔ "

ہارون رشید بادشاہ تھا لیکن امام بھی اس سے نہیں ڈرے آپ قید رہے، دھکہ جھیلتے رہے، لیکن جب بھی بادشاہ سے بات ہوئی تو آپ نے بڑی ہمدردی سے کام لے کر حق بات کہی، سچّے مسلمان کی شان یہی ہے کہ کبھی کسی سے مرعوب نہ ہو۔ بلکہ ہمیشہ سچّی بات کہے۔

ہارون رشید نے آپ کو قید خانہ میں زہر آلود کر شہید کیا۔ آپ کا مزار اقدس کاظمین میں ہے۔

سوالات

۱۱۔ کاظم کے معنی کیا ہیں ؟

۲۔ امام نے بادشاہ کی پرواہ کیوں نہیں کی ؟

۳۔ آپ بادشاہ کے پاس کیوں نہیں جاتے تھے ؟

ان الفاظ کے معنی بتاؤ۔

کاظم ۔ حلیم ۔ مرعوب ۔ لقب ۔ ابواء ۔ دل جھکتے ہیں ۔ حق گو۔

اٹھائیسواں سبق

امام علی رِضا علیہ السلام

ولادت : ۱۱۱/ذی قعدہ ۱۵۳۱ھ   شہادت : ۲۳۳/ذی قعدہ ۲۰۳۲ھ

مقام ولادت : مدینہ منورہ   مزار اقدس : شہر مقدس

امام علی رِضا علیہ السلام کو اس زمانہ کے بادشاہ مامون نے اپنا ولی عہد مقرر کیا۔ آپ کی شادی اپنی بیٹی ام جیب سے کر دی اور رہنے کے لئے ایک بڑا شان دار مکان دیا۔ مکان کے دروازوں پر قیمتی پردے لٹک رہے تھے، کمروں میں خوبصورت اور قیمتی سامان موجود تھا۔ سونے چاندی کے برتن ہر طرف چمکتے دکھائی دیتے تھے۔ غرض لاکھوں روپے کا مال مکان میں موجود تھا۔ امام علیہ السلام نے یہ سب چیزیں دیکھیں تو حکم دیا کہ یہ سارا سامان غریبوں کو تقسیم کر دو۔ چنانچہ سارا سامان غریبوں کو بانٹ دیا گیا۔ اس کے بعد امام مکان کے باہر ایک بوریہ بچھا کر بیٹھ گئے۔ لوگوں نے کہا کہ آپ باہر کیوں تشریف رکھتے ہیں ؟ محل کے اندر رہئیے۔ آپ نے جواب دیا کہ اس شاہی محل میں ہر طرف پہرادار موجود ہیں۔ ان کے خوف سے غریب مسلمان میرے پاس نہیں آسکیں گے۔

فرض کرو کہ ایک مسلمان آدھی رات کو میرے پاس آکر شریعت کا کوئی مسئلہ معلوم کرنا چاہے تو یہ پہرادار اسے نہیں آنے دیں گے۔ اگر یہ شخص صبح ہونے سے پہلے مر گیا اور مسئلہ نہ پوچھ سکا تو میں اس کے لئے اللہؑ کو جواب دہ ہوں گا۔

بادشاہ نے یہ بات سنی تو پہرہدار ہٹا دئے۔ امام علیہ السلام شاہی محل میں رہتے لیکن اس طرح کہ آپ کا دروازہ ہر وقت ہر مسلمان کے لئے کھلا رہتا تھا۔ آپ ایک بڑی سلطنت کے ولی عہد کہلاتے تھے۔ لیکن معمولی کپڑے پہنتے سادی غذا نوش کرتے اور اپنا سارا وقت علم دین پھیلانے میں صرف کرتے۔ آپ کھانے کے لئے بیٹھتے تو سارے غلام اور نوکر چاکر آپ کے ساتھ ہی دستخوان پر بیٹھ جاتے اس لئے کہ آپ سب مسلمانوں کو برابر جانتے تھے۔

آپ بڑے صاف گو تھے اور بادشاہ کو بھرے دربار میں اس کی غلطیوں پر ٹوک دیتے تھے۔

آپ کو مامون نے زہر دلا کر شہید کرا دیا۔

سوالات

۱۔ امام رضا نے گھر کے سونے چاندی کو کیا کیا ؟

۲۔ امام رضا محل میں کیوں نہیں رہتے تھے ؟

۳۔ امام رضا کا محبوب مشغلہ کیا تھا ؟

ان الفاظ کے معنی بتاؤ۔

رِضا ۔ ولی عہد ۔ خوف ۔ سلطنت ۔ محل ۔ جوابدہ ۔

انتیسواں سبق

امام محمد تقی علیہ السلام

ولادت : ۱۰/ رجب ۱۹۵۵ھ شہادت : ۲۹۲/ ذی قعدہ ۲۲۰۰ھ

مقام ولادت : مدینہ منورہ مزار اقدس : کاظمین

امام علی رضا علیہ السلام کی شہادت کے وقت امام محمد تقی علیہ السلام کی عمر صرف چند سال کی تھی لیکن اس کے باوجود آپ بہت بڑے عالم تھے اس سن میں بڑے بڑے علماء نے آپ کا امتحان لیا اور سب کو یہ ماں لینا پڑا کہ آپ کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ مامون رشید نے جو اس وقت بادشاہ تھا آپ کے علم و کمال کو دیکھ کر اپنی بیٹی کی شادی آپ کے ساتھ کر دی۔ اب آپ بادشاہ کے داماد تھے چاہتے تو محل میں رہتے اور آرام کی زندگی بسر کرتے۔ لیکن آپ نے ایک چھوٹا سا مکان کرایہ پر لیا اور وہیں سادگی کی زندگی بسر کرتے رہے۔ سن بھر لوگ آپ کے پاس آتے اور دین و شریعت کی تعلیم حاصل کرتے۔ ایک ایک دن میں آپ ہزاروں مسائل کا جواب دیا کرتے تھے۔

امام علیہ السلام کو جواد بھی کہتے ہیں۔ اس لئے کہ آپ بڑے سخی تھے اور غریبوں کی دل کھول کر امداد کرتے تھے۔

ایک شخص نے آپ سے عرض کیا۔ " مولا آپ بادشاہ کے داماد ہیں۔ اس لئے بہتر ہوگا کہ آپ اچھے قسم کے لباس پہنا کریں "۔ آپ نے جواب دیا میری عزت کپڑوں سے نہیں ہے، علم سے ہے۔ پھر میں کپڑوں پر بلا وجہ روپیہ کیوں خرچ کروں "۔

واقعہ یہ ہے کہ دنیا میں انسان کی عزت اچھے کپڑوں یا اچھے مکان سے نہیں ہوتی۔ اصلی عزت علم اور اخلاق سے ملتی ہے۔ ہمارے سارے ائمہ پیوند لگے ہوئے کپڑے پہنتے لیکن ساری دنیا ان کی عزت کرتی تھی۔ اس لئے کہ ان کے پاس علم تھا۔ ان کا اخلاق بلند تھا اور وہ دین و شریعت کے محافظ تھے۔ امام علیہ السلام کو معتصم نامی بادشاہ نے زہر دلا کر شہید کرا دیا۔

سوالات

۱۔ امام محمد تقی کے علم کا کیا عالم تھا؟
۲۔ امام محمد تقی اچھے قسم کا لباس کیوں نہیں پہنتے تھے؟
۳۔ عزت کپڑوں سے ملتی ہے یا نہیں؟

ان الفاظ کے معنی بتاؤ۔

تقی ۔ رشید ۔ مسائل ۔ اخلاق ۔ معتصم ۔ دل کھول کر۔

تیسواں سبق

امام علی نقی علیہ السلام

ولادت : ۵/۵۵ رجب ۲۱۴ھ   شہادت : ۳/۳۳ رجب ۲۵۴ھ

مقام ولادت : مدینہ منورہ   مزار اقدس: سامرہ

امام علی نقی علیہ السلام نے دین اور اسلام کی بڑی خدمتیں انجام دی ہیں۔ آپ کو ایک بادشاہ نے جس کا نام متوکل تھا قید کر دیا۔ چنانچہ آپ برسوں قید میں رہے اور طرح طرح کی تکلیفیں جھیلتے رہے۔ لیکن آپ نے کبھی اس کی شکایت نہیں کی ہمیشہ صبر سے کام لیتے رہے۔ برسوں کے بعد بادشاہ نے آپ کو اپنے گھر میں رہنے کی زجازت دے دی۔ لیکن وہاں بھی سخت پابندیاں قائم رہیں جس سے امام کو ہمیشہ سخت پریشانی کا سامنا رہا۔ پھر بھی آپ چپ رہے اور خاموشی سے اسلام کی خدمت انجام دیتے رہے۔

ایک مرتبہ متوکل نے امام علیہ السلام کو جنگلی جانوروں کے سامنے بھیج دیا۔ اس بادشاہ نے ایک مکان میں شیر، چیتے، بھیڑیئے وغیرہ جمع کر رکھے تھے۔ امام کو اس مکان میں بھیج دیا گیا، آپ پورے اطمینان سے چلے گئے، جانوروں نے جو آپ کو دیکھا تو آپ کرد جمع ہو گئے اور آپ کے قدموں پر منھ ملنے لگے۔ آپ نے ان سب جانوروں کے سروں پر ہاتھ پھیرا، تھوڑی دیر وہاں ٹھرے اور پھر واپس چلے آئے۔ جانوروں نے آپ کو کوئی نقصان نہیں پہونچایا۔

امام علیہ السلام جس مکان میں رہتے تھے اس میں آپ نے ایک قبر کھود رکھی تھی اور ہمیشہ اس قبر کے کنارے بیٹھ کر خدا کو یاد کرتے تھے۔ آپ یہ اس لئے کرتے تھے کہ لوگ یہ یاد رکھیں کہ یہ زندگی تو محض چند دن کی ہے۔ آس کے بعد قبر کی منزل ہے اور انسان کو چاہیے کہ زندگی میں ایسے اچھے کام کرے جو قبر میں اس کے کام آئیں۔ موت کا خیال دل میں خدا کا خوف اور نیکی کا جزبہ پیدا کرتا ہے۔ اور امام علیہ السلام اپنے اس عمل سے ہمارے ذہنوں میں یہی چیز پیدا کرنا چاہتے تھے۔

امام نقی علیہ السلام کو معتز باللہ بادشاہ نے زہر دے کے شہید کر دیا۔ آپ کا مزار اقدس سامرہ میں ہے۔

سوالات

۱۔ جانوروں نے امام کے ساتھ کیا سلوک کیا ؟

۲۔ قبر کو دیکھتے رہنے کا کیا فائدہ ہے ؟

۳۔ امام قبر کے کنارے بیٹھ کر ذکر خدا کیوں کرتے تھے ؟

ان الفاظ کے معنی بتاؤ۔

نقی ۔ متوکل ۔ شہید ۔ سامرہ ۔ معتز باللہ۔

اکتیسواں سبق

امام حسن عسکری علیہ السلام

ولادت : ۱۰/ربیع الثانی ۲۳۲ھ شہادت : ۸/ربیع الاول ۲۶۰ھ

مقام ولادت : مدینہ منورہ مزار اقدس : سامرہ

ہمارے گیارھویں امام حسن عسکری علیہ السلام بائیس سال کے تھے جب آپ کے والد ماجد کا انتقال ہوا۔ اور محض اٹھائیس سال کی عمر تھی کہ خود بھی زہر سے شہید کر دئے گئے۔ آپ کی عمر کا بڑا حصہ قید خانہ میں بسر ہوا۔ لیکن پھر بھی آپ نے اسلام اور مسلمانوں کی بڑی خدمتیں امجام دیں۔

ایل مرتبہ عراق میں بڑا سخت قحط پڑا۔ ایک قطرہ پانی نہیں برسا۔ لوگ بڑے پریشان تھے۔ اسی زمانہ میں ایک عیسائی راہب کہیں سے آگیا۔ وہ جب دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتا تو پانی برسنے لگتا۔ مسلمان دعائیں مانگتے تو کچھ نہیں ہوتا تھا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ لوگ شک میں پڑ گئے۔ اسلام کے مقابلہ میں عیسائی مذہب کو اچھا سمجھنے لگے۔ مسلمانوں میں بڑے بڑے عالم تھے، لیکن وہ بھی یہ شک دور نہ کر سکے۔ آخر بادشاہ پریشان ہوا اور اس نے امام کو قید خانہ سے مکال کر کہا کہ " اب آپ ہی اسلام کو بچا سکتے ہیں "۔

امام نے دوسرے دن سارے شہر کے لوگوں کو ایک میدان میں جمع کیا اور عیسائی راہب کو بھی بلایا۔ اس نے جیسے ہی دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے بادل چھا گئے۔ امام علیہ السلام نے ایک آدمی کو حکم دیا کہ راہب کے ہاتھ پکڑ لو اور جو کچھ اس کے ہاتھ میں ایک ہڈی نکلی، جسے امام نے لے لیا، بادل کھل گئے۔ اور دھوپ نکل آئی

اب امام علیہ السلام نے راہب کو حکم دیا کہ پھر دعا کرو۔ اب جو اس نے دعا کی تو کوئی اثر نہیں ہوا۔

امام نے لوگوں کو بتایا کہ یہ ساری امت اس ہڈی کی تھی، یہ ہڈی کسی نبی کی تھی اور جب یہ راہب اس ہڈی کو آسمان کے سامنے لاتا تو بادل آجاتے تھے۔

اس کے بعد امام نے نماز پڑھ کر دعا کی تو اس کی دعا کے نتیجہ میں خوب بارش ہوئی اور لوگوں کو معلوم ہو گیا کہ اسلام سچّا مذہب ہے اور آپ سچّے امام ہیں۔

آپ کو معتمد عباسی نے زہر سے شہید کیا۔ آپ کا مزار اقدس سامرہ میں ہے۔

سوالات

۱۔ امام حسن عسکری کی کل زندگی کتنے سال کی تھی ؟

۲۔ عیسائی راہب نے لوگوں کو کیوں گرگمراہ کیا ؟

۳۔ عیسائی کی دعا پر پانی کیوں برستا تھا ؟

٤۴۔ امام حسن عسکری نے اسلام کو کیوں کر بچایا ؟

معنی بتاؤ۔

کرامت ۔ عسکری ۔ ماجد ۔ راہب ۔ محض۔

بتیسواں سبق

امام مہدی آخر الزّمان علیہ السلام

ولادت : ۱۵ / شعبان ۲۵۶ھ مقام سلادت : سمارہ

مقام غیبت : سرداب سامرہ

امام مہدی آخر الزّمان علیہ السلام ۱۵ / شعبان ۲۵۶ھ کو پیدا ہے۔ اور آج تک زندہ ہیں۔ آپ خدا کے حکم سے غائب ہیں اور جب اللہؐ چاہئے گا تو ظاہر ہو کر ساری دنیا کو مسلمان بنا دیں گے۔

آپ مکّہ میں ظاہر ہوں گے اور جب آپ کے ظاہر ہونے کی اطلاع ہوگی تو ۳۱۳ مومن آپ کے پاس جمع ہو جائیں گے۔ آپ اس جنگ میں کامیاب ہوں گے اور پھر ساری دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے۔ آپ ہی دجّال کو قتل کریں گے۔

سارے انسان نیکی، بھلائی اور سکون کی زندگی بسر کریں گے۔ دنیا سے دکھ اور تکلیف کا خاتمہ ہو جائے گا۔ اور انسان صحیح معنوں میں ترقی حاصل کریں گے۔

آپ ساری دنیا پر حکومت کریں گے اور ملک، نسل، زبان اور رنگ کے فرق کو دور کر کے سارے انسانوں کو بھائی بھائی بن کر رہنا سکھا دیں گے۔

آپ پیدا ہوئے تو دشمن اسی وقت آپ کو قتل کر دینا چاہتے تھے۔ لیکن آپ عال طور پر غائب رہتے تھے۔ اس لئے کوئی آپ کو نہیں پا سکا۔ آپ کے والد اس وقت شہید کئے گئے۔ جب آپ صرف پانچ سال کے تھے۔ اس سِن میں آپ نے امامت کی ذمہ داریاں سنبھال لیں۔ غیبت صغریٰ یعنی ۷۲ سال تک غائب رہنے کے باوجود اپنے فرائض پورے کرتے رہے۔ اس زمانہ میں آپ کے چار نائب تھے۔ جو آپ سے ملتے اور آپ کے احکام مسلمانوں کو پہونچاتے رہتے تھے۔ ۷۲ سال کے بعد اللہؐ کے حکم سے آپ نے یہ سلسلہ ختم کر دیا اور بالکل غائب ہو گئے۔ اس وقت سے لے کر اب تک آپ کی یہ غیبت جاری ہے۔ اسے غیبت کبریٰ کہا جاتا ہے۔

اس زمانہ میں بھی حضرت کا فیض جاری ہے۔ اگر آپ کا وجود نہ ہوتا تو دنیا فنا ہو جاتی۔ جب ہم جو ضرورت ہوتی ہے حضرت ہماری مدد کرتے ہیں۔

سوالات

۱۔ غیبت کی کتنی قسمیں ہیں ؟

۲۔ امام عصر کے ساتھ کتنے مومنین ہوں گے ؟

۳۔ غیبت صغریٰ کی مدّت کیا ہے ؟

ان الفاظ کے معنی بتاؤ۔

صغریٰ ۔ فرائض ۔ نائب ۔ غیبت ۔ کبریٰ ۔ عام طور ۔ فیض ۔ فنا ۔

فہرست

ہدایت ۴
پہلا سبق ۵
مُناجات ۵
ان الفاظ کے معنی بتاؤ :- ۵
دوسرا سبق ۶
ہمارے نبی کی تعلیم ۶
ان الفاظ کے معنی بتاؤ- ۷
تیسرا سبق ۸
فرشتے ۸
سوالات ۹
ان الفاظ کے معنی بتاؤ :- ۹
چوتھا سبق ۱۰
توبہ ۱۰
سوالات ۱۱
ان الفاظ کے معنی بتاؤ :- ۱۱
پانچواں سبق ۱۲
حضرت آدم علیہ السلام ۱۲
سوالات ۱۳
الفاظ کے معنی بتاؤ :- ۱۳

چھٹا سبق.. ۱۴
آنکھوں کا نور.. ۱۴
ان الفاظ کے معنی بتاؤ :۔ ۱۵
ساتواں سبق.. ۱۶
اہل بیت ۱۶
سوالات.. ۱۷
ان الفاظ کے معنی بتاؤ :۔ ۱۷
آٹھواں سبق ۱۸
محبّت کا طریقہ.. ۱۸
سوالات.. ۱۹
ان الفاظ کے معنی بتاؤ :۔ ۱۹
نواں سبق ۲۰
عزاداری.. ۲۰
سوالات.. ۲۱
ان الفاظ کے معنی بتایئے :۔.. ۲۱
دسواں سبق... ۲۳
بارش کا پہلا قطرہ... ۲۳
ان الفاظ کے معنی بتاؤ :۔ ۲۴
گیارہواں سبق ۲۵
تعلیم ۲۵

ان الفاظ کے معنی بتاؤ :۔ ۲۶
بارہواں سبق.. ۲۷
برسات کی بہاریں.. ۲۷
ان الفاظ کے معنی بتاؤ :۔ ۲۹
تیرہواں سبق ۳۰
حضرت محمد مصطفیٰ ۳۰
سوالات.. ۳۱
ان الفاظ کے معنی بتاؤ : ۳۲
چودہواں سبق.. ۳۳
معراج.. ۳۳
ان الفاظ کے معنی بتاؤ :۔ ۳۴
پندرہواں سبق ۳۵
حضرت علی علیہ السلام.. ۳۵
سوالات.. ۳۷
ان الفاظ کے معنی بتاؤ ؛.. ۳۷
سولہواں سبق.. ۳۸
حُبّ حیدر ہی مِعَیار ایمان ہے.. ۳۸
سوالات.. ۳۹
ان الفاظ کے معنی بتاؤ :.. ۳۹
سترہواں سبق.. ۴۰

حضرت فاطمہ زہرا ۴۰
سوالات ۴۱
ان الفاظ کے معنی بتاؤ : ۴۱
اٹھارہواں سبق ۴۲
مادرِ ائمہ ۴۲
سوالات ۴۳
الفاظ کے معنی بتاؤ : ۴۳
انیسواں سبق ۴۴
امام حسن علیہ السلام ۴۴
سوالات ۴۵
ان الفاظ کے معنی بتاؤ : ۴۵
بیسواں سبق ۴۶
صُلح حسن علی السلام ۴۶
ان الفاظ کے معنی بتائے ۔ ۴۷
اکیسواں سبق ۴۸
امام حسینؑ علیہ السلام ۴۸
سوالات ۴۹
معنی بتاؤ ۔ ۴۹
بائیسواں سبق ۵۱
کربلائے معلیٰ ۵۱

ان الفاظ کے معنی بتاؤ۔ ۵۱
تیسواں سبق ۵۲
امام علی زین العابدین علیہ السلام ۵۲
سوالات ۵۳
ان الفاظ کے معنی بتاؤ۔ ۵۳
چوبیسواں سبق ۵۴
خطیبِ شام ۵۴
ان الفاظ کے معنی بتاؤ:۔ ۵۴
پچیسواں سبق ۵۵
امامِ محمد باقر علیہ السلام ۵۵
سوالات ۵۶
ان الفاظ کے معنی بتاؤ؟ ۵۶
چھبیسواں سبق ۵۷
امام جعفر صادق علیہ السلام ۵۷
سوالات ۵۸
ان الفاظ کے معنی بتاؤ:۔ ۵۸
ستائیسواں سبق ۵۹
امام موسیٰ کاظم علیہ السلام ۵۹
سوالات ۶۰
ان الفاظ کے معنی بتاؤ۔ ۶۰

اٹھائیسواں سبق ٦١
امام علی رِضا علیہ السلام ٦١
سوالات.. ٦٢
ان الفاظ کے معنی بتاؤ ۔ ٦٢
انتیسواں سبق.. ٦٣
امام محمد تقی علیہ السلام ٦٣
سوالات.. ٦۴
ان الفاظ کے معنی بتاؤ ۔ ٦۴
تیسواں سبق ٦۵
امام علی نقی علیہ السلام.. ٦۵
سوالات.. ٦۵
ان الفاظ کے معنی بتاؤ ۔ ٦٦
اکتیسواں سبق.. ٦٧
امام حسن عسکری علیہ السلام.. ٦٧
سوالات.. ٦٨
معنی بتاؤ ۔ ٦٨
بتیسواں سبق ٦٩
امام مہدی آخر الزّمان علیہ السلام.. ٦٩
سوالات.. ٧٠
ان الفاظ کے معنی بتاؤ۔.. ٧٠